2026-27

GRADE 10

مطالعہ پاکستان

نوٹس



HAYYAT ACADEMY

یونٹ 1: پاکستان کی نظریاتی اساس

1۔ نظریہ کی تعریف کریں۔

"ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ و تفکر پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل کے حل کے لیے کوئی لائحہ عمل بنایا گیا ہو۔"

2۔ نظریہ پاکستان سے کیا مراد ہے؟

نظریہ پاکستان سے مراد ایک الگ خطہ زمین کا حصول ہے، جس میں برِ صغیر کے مسلمان قرآن وسنت کی روشنی میں اپنی زندگیاں گزار سکیں۔

3۔ نظریہ پاکستان سے آگاہی کیوں ضروری ہے؟

پاکستان کے عوام کو مضبوط اور متحد رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ انھیں پاکستان کی اہمیت اور تحریک پاکستان کے رہنماؤں کی قربانیوں کا پوری طرح سے علم ہو۔

4۔ برِ صغیر میں دو قومی نظریے کی ابتدا کب ہوئی؟

برِ صغیر میں دو قومی نظریے کی ابتدا مسلمانوں کی آمد اور 712ء میں محمد بن قاسم کی فتح سندھ سے ہوئی۔

5۔ نظریہ پاکستان کے عناصر میں عقائد سے کیا مراد ہے؟

عقائد سے مراد توحید، رسالت، آخرت، ملائکہ اور الہامی کتابوں پر ایمان لانا ہے۔ ان عقائد کے مجموعے کو ایمان کہتے ہیں۔

6۔ علامہ اقبال نے خطبہ الہ آباد 1930ء میں نظریہ پاکستان کے حوالے سے کیا فرمایا؟

علامہ اقبال نے خطبہ الٰہ آباد 1930ء میں نظریہ پاکستان کے حوالے سے فرمایا:

"مجھے یہ نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام کی قدیم کشش تمدنی قوت زندہ رہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کریں۔ میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیالات سے ایک منظم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہوں۔"

7۔ عقیدہ رسالت کی تعریف کریں۔

تمام رسولوں پر ایمان لانا، ان کو دل و جان سے تسلیم کرنا اور نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول ماننا ہے۔

8۔ قائداعظمؒ نے اقلیتوں کے بارے میں کیا فرمایا؟

"پاکستان ایک مذہبی نہیں بلکہ اسلامی فلاحی ریاست ہوگی۔ یہاں غیر مسلموں کو مسلمانوں کے برابر درجہ ملے گا۔ وہ آزاد خوشگوار فضا میں سانس لے سکیں گے۔ اور انہیں برابر حقوق حاصل ہوں گے۔"

9۔ "اب پھر کبھی نہیں"(Now or Never) کے عنوان سے مشہور کتابچہ کب اور کس نے جاری کیا؟

یہ کتابچہ چوہدری رحمت علی خان نے 1933ء میں جاری کیا۔

جس میں انہوں نے "پاکستان" کا نام تجویز کیا۔

10۔ قائداعظم نے 1948ء کو سٹیٹ بینک آف پاکستان کا افتتاح کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

"0غرب کا معاشی نظام انسانیت کے لیے مسائل پیدا کر رہا ہے۔ اور لوگوں کے درمیان اقتصادی قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایسا نظام پیش کرنا ہے جو اسلام

قائداعظم نے فرمایا:
کے صحیح تصورِ مساوات پر مبنی ہو۔"

11۔ مساوات کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان لکھیے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"لوگو! بیشک ہم نے تمھیں ایک مرد اور عورت سے پیدا فرمایا اور ہم نے تمھیں (مختلف) قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہو"۔ **(سورۃ الحجرات)**

12۔ جمہوریت کی تعریف کریں۔

جمہوریت سے مراد ہے: "عوام کی حکومت، عوام کے ذریعے اور عوام کے لیے"۔

13۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت سے کیا مراد ہے؟

"اللہ تعالیٰ کا کائنات کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ کائنات میں حاکمیت ایک اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کسی کو ہو سکتی ہے اور نہ کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ حاکمیت کا دعویدار بنے"۔

یونٹ 2: تحریکِ پاکستان

1۔ تحریک علی گڑھ کے مقاصد تحریر کریں۔

1۔ حکومت اور مسلمانوں کے درمیان اعتماد بحال کرنا۔

2۔ مسلمانوں کو جدید علوم اور انگریزی زبان کی طرف راغب کرنا۔

3۔ مسلمانوں کو پہلے تعلیم اور پھر سیاست میں حصہ لینے کا مشورہ دینا۔

2۔ مسلم لیگ کے قیام کے پس منظر میں کیا محرکات شامل تھے؟

1۔ تقسیم بنگال کا ردِ عمل 2۔ مسلمانوں کی احساسِ محرومی

3۔ انگریزوں کا مسلمانوں کے ساتھ رویہ 4۔ مسلمانوں کو سیاسی طور پر نظر انداز کرنا

3۔ تحریک ہجرت کا سبب کیا تھا؟

1920ء میں علمائے کرام نے فتویٰ جاری کیا کہ برِ صغیر دار الحرب ہے۔ مسلمانوں کا یہاں انگریزوں کے ماتحت رہنا جائز نہیں۔ اس لیے وہ دار السلام میں ہجرت کر جائیں۔

4۔ ریڈ کلف ایوارڈ کا اہم ترین فیصلہ کیا تھا؟

ریڈ کلف نے مشرقی پنجاب کے مسلم اکثریت کے کئی علاقے بھارت میں شامل کر کے ایک طرف پاکستان کو ستلج، بیاس اور راوی کے پانی سے محروم کر دیا۔ جبکہ دوسری جانب بھارت کی سرحد کو کشمیر کے ساتھ ملا دیا۔

5۔ شملہ کانفرنس کیوں ناکام ہوئی؟

وائسرائے کی انتظامی کونسل میں پانچ مسلم اراکین شامل کرنے کی تجویز تھی جب کہ کانگریس کا مطالبہ تھا کہ وہ ایک مسلمان نمائندہ نامزد کرے گی۔ قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ پانچوں مسلم اراکین کو مسلم لیگ ہی نامزد کرے گی کیونکہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہے۔ اسی اختلاف کی وجہ سے شملہ کانفرنس ناکام ہوئی۔

6۔ عبوری حکومت 1946ء میں شامل ارکان کے نام لکھیں۔

1۔ لیاقت علی خان 2۔ آئی آئی چندریگر

3۔ سردار عبدالرب نشتر 4۔ راجہ غضنفر علی خان

5۔ جوگندر ناتھ منڈل

7۔ انگریزوں کے نو آبادیاتی نظام کے برصغیر کے لوگوں کی زندگی پر تین منفی اثرات تحریر کریں۔

1۔ معاشی عدم اعتماد پیدا ہوئی۔ 2۔ زبان و ثقافت کو نقصان پہنچا

3۔ غربت میں اضافہ ہوا۔

8۔ کوئی سی تین کرپشن مشن تجاویز تحریر کریں۔

1۔ اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے مناسب اقدامات اٹھائے جائیں گے۔

2۔ دفاع، امورِ خارجہ، مواصلات وغیرہ سمیت تمام شعبے ہندوستانیوں کے سپرد کیے جائیں گے۔

3۔ جنگ کے بعد برِ صغیر تاجِ برطانیہ کے ماتحت ہو گا۔ لیکن اندرونی اور بیرونی معاملات میں برطانوی حکومت کسی طرح دخل اندازی نہیں کرے گی۔

9۔ تقسیم بنگال کیوں ہوئی؟

کیونکہ بنگال کا صوبہ آبادی اور رقبے کے لحاظ سے باقی صوبوں سے بڑا تھا۔ اس لیے 1905ء میں اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔

10۔ کابینہ مشن کے مقاصد کیا تھے؟

1۔ ہندوستان کی دستوری حیثیت اور حکومت کی شکل واضح کی۔

2۔ مسلمانوں اور ہندوؤں میں نفرتوں کی خلیج کم کر کے ہندوستان کو متحد رکھنے کی کوشش کی جائے۔

11۔ قانون آزادی ہند کیا تھا؟

اس قانون کے تحت ہندوستان کو پاکستان اور بھارت دو ریاستوں میں تقسیم کیا گیا۔ اسے برطانوی پارلیمنٹ نے 18 جولائی 1947ء کو منظور کیا۔

12۔ یوم راست اقدام کیا تھا؟

16 اگست 1946ء کو مسلم لیگ نے عوامی سطح پر یوم راست منانے کا فیصلہ کیا۔ برِ صغیر میں جگہ جگہ جلسے کر کے کانگریس کے برے عزائم کو بے نقاب کیا گیا۔

13۔ سائمن کمیشن کیا تھا؟

1927ء میں سر جان سائمن کی سرکردگی میں ایک کمیشن برِ صغیر آیا، اسے سائمن کمیشن کہتے ہیں۔ اس کا کام حکومتِ برطانیہ کی طرف سے ہندوستان میں دستوری اصطلاحات کی سفارشات مرتب کرنا تھا۔

14۔ یوم نجات کب اور کیوں منایا گیا؟

یہ دن مسلمانوں نے 22 دسمبر 1939ء کو قائدِ اعظم اور مسلم لیگ کی اپیل پر منایا۔ اس دن کانگریسی وزارتوں کا خاتمہ ہوا۔

15۔ ریڈ کلف ایوارڈ میں شامل مسلمان ججز کے نام لکھیں۔

1۔ جسٹس محمد منیر 2۔ جسٹس دین محمد

3۔ جسٹس ایس۔ اے رحمان 4۔ جسٹس ابو صالح محمد اکرم

یونٹ 3: پاکستان کی تاریخ (1947ء تا حال) اور پاکستان میں آئینی ترقی

1۔ لیاقت علی خان کو قائد ملت کا خطاب کب اور کیوں دیا گیا؟

لیاقت علی خان کو "قائد ملت" کا خطاب پاکستانی قوم نے ان کی عظیم خدمات کے صلے میں دیا گیا، کیونکہ وہ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم تھے اور قوم کی رہنمائی میں اہم کردار ادا کیا۔

2۔ آئینی ڈھانچے "لیگل فریم ورک آرڈر" سے کیا مراد ہے؟

نومبر 1969ء میں آئین کی تشکیل کے لیے جنرل یحییٰ خان نے ایک کمیشن مرتب کیا۔ جس نے 30 مارچ 1970ء کو عبوری آئین بنایا۔ اسے لیگل فریم ورک آرڈر کہتے ہیں۔

3۔ 1956ء کا آئین کیسے منسوخ ہوا؟

اکتوبر 1958ء میں جنرل ایوب خان نے ملک کی جمہوری حکومت برطرف کر کے فوجی حکومت قائم کی۔ 1956ء کا آئین منسوخ کر کے ملک میں پہلا مارشل لاء نافذ کیا۔

4۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ 1948 کی بنیادی وجہ تحریر کریں۔

اس جنگ کی بنیادی وجہ مسئلہ کشمیر تھا، جہاں بھارت نے کشمیری عوام کی مرضی کے خلاف اپنی افواج بھیج کر ریاست پر غاصبانہ قبضہ کر لیا تھا۔

5۔ آئین سے کیا مراد ہے؟

آئین سے مراد ایک ملک کے بنیادی قوانین کا مجموعہ ہے جو حکومت اور عوام کے

حقوق و فرائض کا تعین کرتا ہے۔

6۔ قائداعظم محمد علی جناح کی بحیثیت گورنر جنرل کوئی تین انتظامی اصلاحات کا ذکر کریں۔

- ❖ کراچی کو پاکستان کا دارالحکومت بنایا۔
- ❖ سول سروسز کا آغاز کیا
- ❖ آپ کی اعلیٰ شخصیت کی وجہ سے پاکستان اقوامِ متحدہ کا رکن بنا۔

7۔ یوم تکبیر سے کیا مراد ہے؟

28 مئی 1998ء کو پاکستان نے چاغی (بلوچستان) کے مقام پر پانچ کامیاب جوہری دھماکے کیے۔ اس یادگار دن کو ہر سال "یوم تکبیر" کے نام سے منایا جاتا ہے۔

8۔ آپریشن بنیان المرصوص کا پس منظر بیان کریں۔

مئی 2025ء میں بھارتی فضائی و زمینی جارحیت کے جواب میں پاک فوج نے اپنی خود مختاری کے دفاع کے لیے آپریشن بنیان المرصوص شروع کیا اور دشمن کو عبرتناک شکست دی۔

9۔ 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں پاک فضائیہ کا کردار بیان کریں۔

- ❖ پاک فضائیہ نے دشمن کے متعدد جنگی طیارے مار گرائے۔
- ❖ اسکواڈرن لیڈر ایم ایم عالم نے ایک منٹ میں پانچ بھارتی طیارے گرا کر عالمی ریکارڈ قائم کیا۔

10۔ دوسری آئینی ترمیم کیا تھی؟

دوسری آئینی ترمیم کے ذریعے اس بات کی وضاحت کی گئی کہ نبوت کا جھوٹا دعویدار اور نبی کریم ﷺ کو آخری نبی نہ ماننے والا ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا۔

11۔ جنرل پرویز مشرف کی چار معاشرتی اصلاحات تحریر کریں۔

- ❖ مقامی حکومتوں کا نظام متعارف کرایا۔
- ❖ نجی ٹیلی وژن چینلز متعارف کروائے۔
- ❖ خواتین کو ٹریفک وارڈن کے طور پر بھرتی کیا۔
- ❖ خواتین کو اسمبلیوں میں خصوصی نمائندگی دی۔

12۔ پاکستان کی آئینی تاریخ میں ون یونٹ سے کیا مراد ہے؟

1955ء میں مغربی پاکستان کے تمام صوبوں کو ملا کر ایک واحد صوبہ بنایا گیا، جسے "ون یونٹ" کہا جاتا ہے تاکہ مشرقی و مغربی پاکستان میں سیاسی برابری قائم ہو۔

13۔ 1962ء کے آئین کی اسلامی دفعات تحریر کریں۔

- ❖ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت
- ❖ ملک کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" رکھا گیا۔
- ❖ صدر کے لیے مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔
- ❖ قرآن و سنت کے منافی قوانین بنانے پر پابندی عائد کی گئی۔

14۔ میاں محمد شہباز شریف کے پہلے دورِ حکومت میں کون سی اصلاحات متعارف کرائی گئیں؟

شہباز شریف کے پہلے دورِ حکومت میں زراعت، صنعت، صحت، تعلیم اور توانائی کے شعبوں میں اصطلاحات متعارف کرائی گئیں۔

15۔ گلگت بلتستان کی اسمبلی میں نشستوں کی تقسیم کس طرح کی گئی ہے؟

گلگت بلتستان اسمبلی کی کل 33 نشستیں ہیں، جن میں سے 24 ارکان براہِ راست عام انتخابات سے منتخب ہوتے ہیں، 6 نشستیں خواتین اور 3 نشستیں ٹیکنوکریٹس کے لیے مخصوص ہیں۔

یونٹ 4: پاکستان کا جغرافیہ

1۔ پاکستان کا محل وقوع بیان کریں۔

پاکستان 23.5 درجے سے 37 درجے عرض بلد شمال اور 61 درجے سے 77 درجے طول بلد مشرق کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ اس کے مشرق میں بھارت، مغرب میں افغانستان اور ایران، شمال میں چین اور جنوب میں بحیرہ عرب واقع ہے۔

2۔ ڈیم اور بیراج میں کیا فرق ہے؟

ڈیم: یہ ایک اونچی دیوار ہوتی ہے جو پانی کا ذخیرہ (جھیل) بنانے اور بجلی پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

بیراج: یہ دریا کے اوپر بنی ایک کم اونچی رکاوٹ ہوتی ہے جس کا مقصد دریا کا رخ موڑ کر نہروں کو پانی فراہم کرنا ہوتا ہے۔

3۔ جنگلات کے دو فوائد بیان کریں۔

- ❖ جنگلات ماحول کو صاف رکھتے ہیں اور انسانوں کو آکسیجن فراہم کرتے ہیں۔
- ❖ ان سے حاصل ہونے والی لکڑی سے فرنیچر تیار کیا جاتا ہے۔

4۔ پاکستان میں پائی جانے والی اہم نہروں کے نام لکھیں۔

1۔ رابطہ نہریں 2۔ طغیانی یا سیلابی نہریں

3۔ دوامی نہریں 4۔ غیر دوامی نہریں

5۔ پاکستان میں پائے جانے والے چار گلیشیرز کے نام لکھیں۔

1۔ سیاچن 2۔ بالتورو 3۔ بیافو 4۔ ہسپر

6۔ پیداواری اور حفاظتی جنگلات میں فرق بیان کریں۔

پیداواری جنگلات: ان جنگلات سے عمارتی لکڑی، جلانے کا ایندھن اور دیگر تجارتی اشیاء حاصل کی جاتی ہیں۔

حفاظتی جنگلات: یہ جنگلات لکڑی کے لیے نہیں بلکہ مٹی کے کٹاؤ کو روکنے، سیلاب سے بچاؤ اور ماحول کو سازگار رکھنے کے لیے اگائے جاتے ہیں۔

7۔ گلوبل وارمنگ سے کیا مراد ہے؟ اس کی بنیادی وجہ اور تجویز کریں۔

دنیا کے درجہ حرارت میں بتدریج ہونے والے اضافے کو گلوبل وارمنگ کہتے ہیں۔

بنیادی وجہ:

1۔ درختوں کی کٹائی۔ 2۔ گرین ہاؤس گیسز (CO_2 وغیرہ) کا اخراج

تجویز: 1۔ زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں

2۔ نامیاتی ایندھن (کوئلہ، پٹرول) کا استعمال کم کیا جائے۔

8۔ پاکستان کے چار ریگستانوں کے نام لکھیں۔

1۔ تھر (سندھ) 2۔ تھل (پنجاب)

3۔ روہی (پنجاب) 4۔ خاران (بلوچستان)

9۔ جنگلات کو متاثر کرنے والے تین عوامل بیان کریں۔

1۔ مٹی کی خصوصیات 2۔ درجہ حرارت اور بارش

3۔ سطح سمندر سے بلندی

10۔ پاکستان میں سیلاب کیوں آتے ہیں؟

- شدید طوفان
- ساحلی علاقوں میں سطح سمندر میں اضافہ
- پہاڑی علاقوں میں ہونے والی طوفانی بارشیں
- پاکستان میں سیلاب کے اسباب بنتے ہیں۔

11۔ نامیاتی ایندھن کے متبادل ایندھن کیوں ضروری ہیں؟

نامیاتی ایندھن (فوسل فیولز) کے ذخائر محدود ہیں اور یہ ختم ہو رہے ہیں۔ نیز ان کے جلنے سے ماحول آلودہ ہوتا ہے اور گلوبل وارمنگ بڑھتی ہے، اس لیے متبادل ایندھن (شمسی اور ہوائی توانائی) ضروری ہیں۔

12۔ وسط ایشیائی ممالک کے نام تحریر کریں۔

1۔ قازقستان 2۔ ازبکستان 3۔ تاجکستان

4۔ ترکمانستان 5۔ کرغیزستان

13۔ مینگرووز جنگلات پاکستان میں کہاں کہاں پائے جاتے ہیں؟

یہ جنگلات پاکستان کے ساحلی علاقوں یعنی دریائے سندھ کے ڈیلٹا (سندھ کا ساحل) اور مکران (بلوچستان کا ساحل) کے دلدلی اور ساحلی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔

14۔ رابطہ نہروں سے کیا مراد ہے؟

سندھ طاس معاہدے کے تحت مغربی دریاؤں (سندھ، جہلم، چناب) کا پانی مشرقی دریاؤں (راوی، ستلج) تک پہنچانے کے لیے جو نہریں نکالی گئیں، انہیں رابطہ نہریں کہتے ہیں۔ ان کی کل تعداد 8 ہے۔

15۔ گلیشیئرز کی اہمیت واضح کریں۔

گلیشیئرز پاکستان میں میٹھے پانی کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔ گرمیوں میں ان کے پگھلنے سے دریاؤں میں پانی آتا ہے جو زراعت، پینے اور بجلی بنانے کے کام آتا ہے۔

16۔ عالمی حدت یا گلوبل وارمنگ سے کیا مراد ہے؟

ماحول میں گرین ہاؤس گیسوں کے بڑھنے سے زمین کے اوسط درجہ حرارت میں ہونے والے مستقل اضافے کو عالمی حدت یا گلوبل وارمنگ کہتے ہیں۔

17۔ پاکستان میں پائے جانے والے طبعی خدوخال کے نام لکھیں۔

(i) پہاڑی سلسلے (ii) سطح مرتفع (iii) میدانی علاقے

18۔ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (NDMA) کا کردار مختصراً بیان کریں۔

NDMA: پاکستان میں قدرتی آفات (سیلاب، زلزلہ وغیرہ) سے نمٹنے کا مرکزی ادارہ ہے۔ اس کا کام آفت سے پہلے کی تیاری، ہنگامی امداد کی فراہمی، متاثرین کی بحالی اور نقصانات کو کم کرنے کے لیے حکمتِ عملی بنانا۔

یونٹ 5: پاکستان اور بین الاقوامی امور

1۔ سفارتی تعلقات کیا ہوتے ہیں۔

بین الاقوامی سطح پر دو یا دو سے زیادہ ممالک کے درمیان رسمی تعلقات اور تعاون کو سفارتی تعلقات کہتے ہیں۔ یہ تعلقات سفارت خانوں اور سفیروں کے ذریعے چلائے جاتے ہیں۔

2۔ مسئلہ کشمیر پر پاکستان اور بھارت کا موقف 3 سطروں میں واضح کریں۔

پاکستان کا موقف: کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اور اس کا حل اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیریوں کو حقِ رائے شماری دینے میں ہے۔

بھارت کا موقف: بھارت مقبوضہ کشمیر کو اپنا "اٹوٹ انگ" (لازمی حصہ) قرار دیتا ہے اور اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل کرنے سے انکار کرتا ہے۔

3۔ دولت مشترکہ سے کیا مراد ہے؟

یہ ان ممالک کی ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جو ماضی میں برطانوی سلطنت کا حصہ رہے ہیں۔ اسے 1962ء میں تشکیل دیا گیا۔ پاکستان اس کا رکن ہے۔

4۔ خارجہ پالیسی کی تعریف کریں؟

خارجہ پالیسی سے مراد کسی ملک کی دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات کی حکمتِ عملی ہے۔ اس کے تحت کوئی ملک اپنے قومی مفادات کے تحفظ کی خاطر دوسرے ممالک سے تعلقات قائم کرتا ہے۔

5۔ پاکستان کے بری اور بحری راستے کیوں اہم ہیں؟

پاکستان کا بحری راستہ (بحیرہ عرب) خلیجی ممالک کی تیل کی سپلائی لائن کے قریب ہے، جبکہ بری راستے وسط ایشیائی ممالک، چین اور مشرقِ وسطیٰ کو آپس میں جوڑتے ہیں، جو اسے دنیا کی معیشت اور تجارت کا اہم مرکز بناتے ہیں۔

6۔ ڈیورنڈ لائن کیا ہے؟

پاکستان اور افغانستان کے درمیان قائم بین الاقوامی سرحد کو ڈیورنڈ لائن کہتے ہیں۔ اس کی لمبائی 2611 کلومیٹر ہے۔

7۔ ایران کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: ایران پاکستان کا مغربی اسلامی ہمسایہ ملک ہے۔ دارالحکومت تہران ہے۔ کرنسی ایرانی ریال ہے۔ سرکاری مذہب اسلام اور قومی زبان فارسی ہے۔ یہ دنیا میں تیل اور گیس کے وسیع ذخائر رکھتا ہے۔ ایران نے 1947ء میں پاکستان کو سب سے پہلے تسلیم کیا تھا۔

8۔ اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) کے ممالک کے نام لکھیں۔

1۔ پاکستان 2۔ ایران 3۔ ترکیہ 4۔ افغانستان

5۔ آذربائیجان 6۔ قازقستان 7۔ ازبکستان 8۔ تاجکستان

9۔ ترکمانستان 10۔ کرغیزستان

9۔ مسئلہ فلسطین کے حل میں اقوام متحدہ کو درپیش بنیادی رکاوٹ اور مشکل کیا ہے؟

بنیادی رکاوٹ بڑی عالمی طاقتوں (خاص طور پر امریکہ) کا اسرائیل کی پشت پناہی کرنا اور سلامتی کونسل میں اسرائیل کے خلاف آنے والی قراردادوں کو "ویٹو (Veto)" کر دینا ہے، جس سے اقوام متحدہ بے بس ہو جاتی ہے۔

10۔ سارک تنظیم کے دو مقاصد تحریر کریں۔

- جنوبی ایشیاء کے عوام کے معیارِ زندگی کو بلند کرنا اور معاشی ترقی کو تیز کرنا۔
- رکن ممالک کے درمیان باہمی اعتماد سازی کے لیے اقدامات کرنا۔

11۔ برطانیہ کے ساتھ پاکستان کی درآمدات اور برآمدات کا ذکر کریں۔

برآمدات: گارمنٹس، ٹیکسٹائل، کھیلوں کا سامان، چمڑا، آم اور چاول۔

درآمدات: صنعتی مشینری، کیمیکلز، گاڑیاں، الیکٹرانکس کا سامان اور ادویات۔

12۔ سلامتی کونسل میں ویٹو سے کیا مراد ہے؟

سلامتی کونسل کے 5 مستقل ارکان (امریکہ، برطانیہ، فرانس، روس اور چین) کے پاس یہ خصوصی حق ہے کہ اگر ان میں سے کوئی ایک بھی کسی قرارداد کے خلاف ووٹ دے دے، تو وہ قرارداد منظور نہیں ہو سکتی۔ اسے ویٹو پاور کہتے ہیں۔

13۔ سارک ممالک کے نام لکھیں۔

1۔ پاکستان 2۔ بھارت 3۔ بنگلہ دیش

4۔ سری لنکا 5۔ نیپال 6۔ بھوٹان

7۔ مالدیپ 8۔ افغانستان

14۔ اقوام متحدہ کے ادارے کے قیام کے مقاصد واضح کریں۔

1۔ بیماریوں کی روک تھام 2۔ انسانی حقوق کا تحفظ کرنا۔

3۔ جنگوں کی روک تھام اور عالمی امن قائم کرنا

4۔ ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کو بڑھانا

15۔ پاکستان نے اقوام متحدہ کے ماتحت امن فوج کی حیثیت سے کن ریاستوں میں فرائض انجام دیے؟

پاکستان نے دنیا کے کئی خطوں میں فرائض انجام دیے ہیں:

1۔ کانگو 2۔ صومالیہ 3۔ روانڈا 4۔ کمبوڈیا

5۔ ہیٹی 6۔ بوسنیا 7۔ لائبیریا

یونٹ 6: پاکستان کے وسائل اور معاشی ترقی

1۔ ربیع اور خریف کی اہم فصلوں کے نام لکھیں۔

ربیع کی فصلیں (سردیوں کی):

(i) گندم (ii) جو (iii) چنا (iv) سرسوں

(v) السی

خریف کی فصلیں (گرمیوں کی):

(i) کپاس (ii) چاول (iii) مکئی (iv) گنا

(v) جوار

2۔ مویشی پالنا ہماری زندگی میں کیوں اہم ہے؟

- یہ شعبہ دیہی آبادی کی آمدنی کا بڑا ذریعہ ہے۔
- اس سے ہماری معیشت مظبوط ہوتی ہے۔
- دودھ، مکھن، گوشت اور چمڑا حاصل ہوتا ہے۔
- مویشی کھیتوں میں ہل چلانے اور وزن اٹھانے کے کام آتے ہیں۔

3۔ پاکستان کے زرعی شعبے کو درپیش کوئی چار مسائل تحریر کریں۔

- پانی کی کمی اور نہری نظام کی خرابی۔
- سیم و تھور اور زمین کا بنجر ہونا۔
- زراعت کے پرانے طریقے اور جدید مشینری کی کمی۔
- اچھے معیار کے بیجوں اور سستی کھادوں کی عدم دستیابی۔

4۔ ماہی گیری سے کیا مراد ہے؟

ماہی گیری سے مراد "مچھلیاں پکڑنے یا پالنے" کا عمل ہے۔ سمندروں، دریاؤں، جھیلوں اور تالابوں سے تجارتی یا خوراک کی غرض سے مچھلیاں پکڑنے کے پیشے کو ماہی گیری (Fishing) کہتے ہیں۔

5۔ ٹیلی کمیونیکیشنز کی تعریف کریں۔

انٹرنیٹ، موبائل، ٹیلی فون وغیرہ کے ذریعے معلومات، آواز، تصاویر اور ڈیٹا کو ایک جگہ سے دوسری جگہ تیزی سے منتقل کرنے کے نظام کو ٹیلی کمیونیکیشنز کہتے ہیں۔

6۔ کمپیوٹر کے دو فوائد تحریر کریں۔

- یہ پیچیدہ ترین ڈیٹا اور حساب کتاب سیکنڈوں میں حل کر دیتا ہے۔
- انٹرنیٹ کی مدد سے آن لائن تعلیم حاصل کی جا سکتی ہے۔

7۔ **ماہی پروری کے دو اقتصادی فوائد لکھیں۔**

1۔ **روٹی روزگار کا ذریعہ:** یہ لاکھوں لوگوں کو مچھلی فارم بنانے اور روزگار کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

2۔ **زرِ مبادلہ کا حصول:** مچھلی کو دوسرے ممالک میں کر کے قیمتی زرِ مبادلہ کمایا جاتا ہے۔

8۔ **پاکستان میں سیاحت کو درپیش مسائل کون سے ہیں؟**

1۔ مارکیٹنگ کا فقدان 2۔ محدود نجی سرمایہ کاری

3۔ ہوٹلوں اور رہائش کی ناقص سہولیات

4۔ امن وامان کی خراب صورتحال

9۔ **ٹیلی کمیونیکیشنز کی فراہمی کے سلسلے میں کون سے مسائل درپیش ہیں؟**

1۔ سائبر سیکیورٹی کے خطرات 2۔ پرانی ٹیکنالوجی کا استعمال

3۔ پرانا انفراسٹرکچر 4۔ انفراسٹرکچر کے زیادہ اخراجات

10۔ **پاکستان میں ٹرانسپورٹ کے مسائل کے حل کے لیے کیا اقدامات لیے جاسکتے ہیں؟**

1۔ VVIP کلچر کا خاتمہ کیا جائے۔

2۔ بسوں، ویگنوں کی حالت بہتر کی جائے۔

3۔ ریلوے کے نظام کو جدید خطوط پر استوار کر کے ٹرینوں کی تعداد بڑھائی جائے۔

4۔ ٹریفک جام سے بچنے کے لیے بائی پاس، فلائی اوورز اور سڑکوں کو چوڑا کیا جائے۔

5۔ بڑے شہروں میں پبلک ٹرانسپورٹ (جیسے میٹرو بس اور اورنج لائن) کا دائرہ کار وسیع کیا جائے۔

یونٹ 7: آبادی، معاشرہ اور پاکستان میں ثقافتی تنوع

1۔ **معاشرہ کی تعریف کریں۔**

جواب: افراد کا ایسا گروہ جو مشترکہ مفادات کی خاطر اجتماعی زندگی بسر کر رہا ہو معاشرہ کہلاتا ہے۔

2۔ **ہم نصابی سرگرمیوں سے کیا مراد ہے؟**

ایسی تعلیمی اور تفریحی سرگرمیاں جو نصابی تعلیم کے ساتھ ساتھ طلبہ کی ذہنی، جسمانی اور اخلاقی تربیت کے لیے اسکولوں میں کروائی جاتی ہیں، ہم نصابی سرگرمیاں کہلاتی ہیں۔ مثلاً کھیلوں کے مقابلے، تقاریر اور بیت بازی وغیرہ۔

3۔ **سماجی درجہ بندی کی تعریف کریں۔**

کسی معاشرے میں افراد کو ان کی دولت، پیشے، نسل، تعلیم یا طاقت کی بنیاد پر مختلف طبقوں (مثلاً اعلیٰ، ادنیٰ طبقہ) میں تقسیم کرنے کے عمل کو سماجی درجہ بندی کہتے ہیں۔

4۔ **مردم شماری سے کیا مراد ہے؟**

کسی ملک کے اندر ایک خاص وقت میں رہنے والے تمام افراد کی تعداد، ان کی جنس، عمر، تعلیم اور رہائشی سہولیات کے بارے میں سرکاری طور پر معلومات کو مردم شماری کہتے ہیں۔

5۔ **2023ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی دیہی اور شہری آبادی کا تناسب بتائیں۔**

2023ء کی مردم شماری کے مطابق: دیہی علاقوں میں 147.7 ملین افراد جبکہ شہری علاقوں میں 93.8 ملین افراد آباد ہیں۔

6۔ **اقلیتی طبقوں کے کوئی سے دو مذہبی تہواروں کے نام لکھیں۔**

- **کرسمس:** عیسائی برادری کا سب سے بڑا تہوار۔
- **دیوالی یا ہولی:** ہندو برادری کے اہم مذہبی تہوار۔

7۔ **پاکستان کے چار سیاحتی مقامات کے نام تحریر کریں۔**

1۔ مری 2۔ وادیِ نیلم 3۔ وادیِ سوات 4۔ جھیل سیف الملوک

8۔ **ہماری زندگی میں کھیل کی کیا اہمیت ہے؟**

- کھیل انسان میں خود اعتمادی پیدا کرتے ہیں۔
- کھیل ذہنی تناؤ کو کم کرتے ہیں۔
- کھیل انسانی رویوں کو بہتر بناتے ہیں۔

9۔ **پاکستان میں بولی جانے والی پانچ علاقائی زبانوں کے نام لکھیں۔**

1۔ پنجابی 2۔ سندھی 3۔ پشتو

4۔ بلوچی 5۔ سرائیکی

10۔ **صنفی امتیاز سے کیا مراد ہے؟**

معاشرے میں عورت یا مرد میں جنس کی بنیاد پر تفریق کرنا صنفی امتیاز کہلاتا ہے۔

11۔ **قومی یکجہتی سے کیا مراد ہے؟**

ایک متحد اور ہم آہنگ معاشرے کی تشکیل کے لیے ایک قوم کے اندر مختلف گروہوں کو اکٹھا کرنے کا عمل "قومی یکجہتی" کہلاتا ہے۔

12۔ **سول سروسز کے کوئی سے چھ گروپس کے نام لکھیں۔**

(i) پاکستان ایڈمنسٹریٹو سروس (PAS)

(ii) پولیس سروس آف پاکستان (PSP)

(iii) فارن سروس آف پاکستان (FSP)

(iv) ان لینڈ ریونیو سروس (IRS) (v) پاکستان کسٹمز سروس

(vi) پاکستان آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس سروس

13۔ **صوفیائے کرام کے سلسلوں کے نام تحریر کریں۔**

1۔ سلسلہ چشتیہ 2۔ سلسلہ سہروردیہ

3۔ سلسلہ نقشبندیہ 4۔ سلسلہ قادریہ

14۔ سماجی حرکیات کی تعریف کریں۔

سماجی حرکیات سے مراد کسی معاشرے میں رہنے والے لوگوں کے رویوں کا مطالعہ ہے۔

15۔ جاگیرداری نظام کی مختصر وضاحت کریں۔

یہ ایک ایسا معاشرتی اور معاشی نظام ہے جس میں زمینوں کے وسیع ٹکڑے چند بڑے جاگیرداروں کی ملکیت ہوتے ہیں۔ پاکستان میں اس نظام کی جڑیں برطانوی دور سے جڑی ہیں۔

16۔ پاکستانی معاشرے اور ثقافت پر عالمگیریت کے دو مثبت اثرات لکھیں۔

جدید ٹیکنالوجی تک رسائی: انٹرنیٹ اور آئی ٹی کی بدولت تعلیم، کاروبار اور ریسرچ کے میدان میں ترقی ہوئی۔

ثقافتی آگاہی: دنیا بھر کی ثقافتوں سے آگاہی ملی جس سے سوچ میں وسعت پیدا ہوئی۔

17۔ ایک بامعنی معاشرے اور ریاست کی تشکیل کے لیے افراد کی کیا اہمیت ہے؟ تین سطروں میں لکھیں۔

افراد کسی بھی معاشرے اور ریاست کی بنیاد (اکائی) ہوتے ہیں۔ ان کے بغیر ریاست کا وجود ممکن نہیں۔ جب افراد تعلیم یافتہ، با اخلاق اور قانون پسند ہوتے ہیں، تو ایک پر امن معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

18۔ پاکستان میں کون سے ہسپتال براہ راست صوبائی حکومت کے ماتحت کام کر رہے ہیں؟

1۔ میو ہسپتال لاہور 2۔ جناح ہسپتال لاہور

3۔ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد 4۔ نشتر ہسپتال ملتان

19۔ ثقافت سے کیا مراد ہے؟ اور ہماری ثقافت کس کی عکاسی کرتی ہے؟

- کسی معاشرے کے لوگوں کا رہن سہن، لباس، زبان، رسم و رواج اور آدابِ زندگی اس کی ثقافت کہلاتے ہیں۔
- ہماری ثقافت اسلامی اقدار اور برصغیر کی مشترکہ روایات کی عکاسی کرتی ہے۔

20۔ پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی میں قائداعظم محمد علی جناح (رحمۃ اللہ علیہ) نے کیا فرمایا؟

قائداعظمؒ نے 11 اگست 1947ء کو اپنے تاریخی خطاب میں فرمایا تھا:

"آپ آزاد ہیں، آپ اپنے مندروں میں جانے کے لیے آزاد ہیں، آپ اپنی مسجدوں یا پاکستان کی اس ریاست میں کسی بھی دوسری عبادت گاہ میں جانے کے لیے آزاد ہیں۔ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب، ذات یا عقیدے سے ہو، ریاست کے کاروبار کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔

یونٹ 8: پاکستان میں خواتین کو با اختیار بنانا

1۔ قرآن کریم کی ایک آیت کی روشنی میں خواتین کے حقوق بیان کریں۔

"اور عورتوں کا بھی حق ہے (مردوں پر) جیسا کہ مردوں کا حق ہے عورتوں پر معروف طریقے کے مطابق۔" **(سورۃ البقرہ)**

2۔ نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث کی روشنی میں خواتین کے حقوق بیان کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبے میں ارشاد فرمایا:

"لوگو! عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو"۔

3۔ تحریک پاکستان میں شامل چار خواتین کے نام لکھیں۔

(i) محترمہ فاطمہ جناح (ii) بیگم رعنا لیاقت علی خان

(iii) بیگم جہاں آراء شاہ نواز (iv) لیڈی نصرت ہارون

4۔ سول سیکریٹریٹ پر مسلم لیگ کا جھنڈا کس نے لہرایا؟

تحریک پاکستان کی ایک نوجوان اور بہادر طالبہ فاطمہ صغریٰ نے سول سیکریٹریٹ لاہور پر برطانوی پرچم اتار کر مسلم لیگ کا پرچم (جھنڈا) لہرایا تھا۔

5۔ لیفٹیننٹ جنرل نگار جوہر خان کا تعلق پاک فوج کی کس کور سے تھا؟

لیفٹیننٹ جنرل نگار جوہر خان کا تعلق پاک فوج کی آرمی میڈیکل کور سے تھا۔

6۔ پنجاب کی موجودہ وزیر اعلیٰ کون ہے؟

پنجاب کی موجودہ وزیر اعلیٰ مریم نواز ہے۔

7۔ ارفع کریم کس شعبے میں مہارت رکھتی تھی؟

ارفع کریم انفارمیشن ٹیکنالوجی (IT) اور کمپیوٹر سائنس کے شعبے میں مہارت رکھتی تھیں۔ انہوں نے صرف 9 سال کی عمر میں دنیا کی سب سے کم عمر مائیکروسافٹ سرٹیفائیڈ پروفیشنل (MCP) بننے کا اعزاز حاصل کیا۔

8۔ خواتین پر تشدد سے کیا مراد ہے؟

صنف کی بنیاد پر خواتین کو کسی بھی قسم کا جسمانی، ذہنی، جنسی یا معاشی نقصان پہنچانا، انہیں ہراساں کرنا یا ان کے بنیادی حقوق سے محروم کرنا خواتین پر تشدد کہلاتا ہے۔

9۔ پنجاب میں لڑکے اور لڑکی کی شادی کی قانونی عمر کیا ہے؟

قانون کے مطابق اب پنجاب میں لڑکے اور لڑکی دونوں کی شادی کی کم از کم قانونی عمر 18 سال مقرر کی گئی ہے۔

10۔ محترمہ کلثوم نواز کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ایک بہادر سیاستدان تھی۔ انہوں نے سن 2000ء کے دورِ آمریت میں مسلم لیگ (ن) کی قیادت کی اور ملک میں جمہوریت کی بحالی کے لیے سیاسی خدمات انجام دیں۔

11۔ خواتین کے تحفظ اور ان کو با اختیار بنانے میں حکومت پنجاب کے کوئی دو اقدامات تحریر کریں۔

❖ خواتین کو تشدد سے بچانے کے لیے سخت قوانین اور پروٹیکشن سینٹرز کا قیام۔

❖ خواتین کے لیے نوکریوں میں خصوصی کوٹہ مختص کرنا تاکہ وہ معاشی طور پر خود کفیل ہو سکیں۔

12۔ خواتین پر تشدد کی کوئی سی دو وجوہات تحریر کریں۔

❖ مجرموں کے خلاف سزا پر عمل درآمد نہ ہونا۔

❖ جاہلانہ روایات جیسے کاروکاری، ونی، یا کم عمری کی زبردستی شادیاں

حل شدہ کثیر الانتخابی سوالات (مکمل کتاب کے)

1۔	کانگریسی وزارتوں کی کا دور رہا:							
(الف)	35-1933ء	(ب)	39-1937ء ✓	(ج)	41-1939ء	(د)	43-1941ء	
2۔	قرارداد لاہور 1940ء میں خطبہ صدارت دیا:							
(الف)	مولانا ظفر علی خان نے	(ب)	قائداعظم محمد علی جناح نے ✓	(ج)	لیاقت علی خان نے	(د)	مولوی فضل الحق نے	
3۔	ایم-اے-او کالج قائم کیا:							
(الف)	سرسید احمد خان نے ✓	(ب)	چودھری رحمت علی نے	(ج)	مولانا عبدالحلیم شرر نے	(د)	مولوی فضل الحق نے	
4۔	بھارت میں اردو۔ہندی تنازع پیدا ہوا:							
(الف)	1863ء میں	(ب)	1865ء	(ج)	1867ء میں ✓	(د)	1869ء میں	
5۔	1206ء میں سلطنت دہلی کی بنیاد رکھی:							
(الف)	محمود غزنوی نے	(ب)	شہاب الدین غوری نے	(ج)	قطب الدین ایبک نے ✓	(د)	ظہیر الدین بابر نے	
6۔	1930ء میں مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصور دینے والی شخصیت ہے:							
(الف)	قائداعظم	(ب)	علامہ محمد اقبال ✓	(ج)	سرسید احمد خان	(د)	چوہدری رحمت علی	
7۔	قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے، مسلمان اس تعریف کی رو سے الگ قوم ہیں" یہ فرمان ہے:							
(الف)	سرسید احمد خان کا	(ب)	چوہدری رحمت علی کا ✓	(ج)	علامہ محمد اقبال کا	(د)	قائداعظم کا	
8۔	پاکستان کا نام تجویز کیا:							
(الف)	لیاقت علی خان نے	(ب)	چوہدری رحمت علی نے ✓	(ج)	علامہ محمد اقبال نے	(د)	قائداعظم نے	
9۔	1906ء میں قائم ہوئی:							
(الف)	کانگریس	(ب)	مسلم لیگ ✓	(ج)	تحریک حمایت اسلام	(د)	مجلس احرار	
10۔	پہلی جنگ عظیم میں ترکی نے ساتھ دیا:							
(الف)	روس کا	(ب)	امریکا کا	(ج)	جرمنی کا ✓	(د)	جاپان کا	
11۔	علماء نے برِصغیر کو قرار دیا:							
(الف)	دارالحرب ✓	(ب)	دارالاسلام	(ج)	دارالامان	(د)	ارالسلطنت	
12۔	نہرو رپورٹ پیش کی گئی:							
(الف)	1908ء میں	(ب)	1918ء میں	(ج)	1928ء میں ✓	(د)	1938ء میں	
13۔	مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان میثاقِ لکھنؤ ہوا:							
(الف)	1912ء میں	(ب)	1916ء میں ✓	(ج)	1920ء میں	(د)	1924ء میں	
14۔	حکومت پاکستان نے دیوان بہادر ایس پی سنگھا کی تحریک پاکستان میں خدمات پر یادگاری ڈاک ٹکٹ جاری کیا:							
(الف)	2010ء میں	(ب)	2012ء میں	(ج)	2014ء میں	(د)	2016ء میں ✓	
15۔	علامہ محمد اقبال رحمت اللہ علیہ نے خطبہ الٰہ آباد پیش کیا:							
(الف)	1928ء میں	(ب)	1930ء میں ✓	(ج)	1932ء میں	(د)	1934ء میں	
16۔	قائداعظم رحمت اللہ علیہ مسلم لیگ میں شامل ہوئے:							
(الف)	1913ء میں ✓	(ب)	1915ء میں	(ج)	1917ء میں	(د)	1919ء میں	

17۔	ایم-اے-او سکول اور کالج قائم کیا:							
(الف)	سرسید احمد خاں نے ✓	(ب)	چوہدری رحمت علی نے	(ج)	قاضی محمد عیسیٰ نے	(د)	مولوی فضل الحق نے	
18۔	محترمہ فاطمہ جناح نے 1955ء میں "خاتون پاکستان" کے نام سے ایک سکول کھولا تھا:							
(الف)	کراچی میں ✓	(ب)	لاہور میں	(ج)	ملتان میں	(د)	راولپنڈی میں	
19۔	قراردادِ مقاصد منظور ہوئی:							
(الف)	1930ء میں	(ب)	1940ء میں	(ج)	1946ء میں	(د)	1949ء میں ✓	
20۔	1970ء کے انتخابات کے بعد پاکستان میں اقتدار اسنبھالا:							
(الف)	یحییٰ خان نے	(ب)	ذوالفقار علی بھٹو نے ✓	(ج)	مجیب الرحمان نے	(د)	مفتی محمود نے	
21۔	آئینی ڈھانچے "لیگل فریم ورک آرڈرز" کے مطابق قومی اسمبلی کی نشستوں کی کل تعداد تھی:							
(الف)	310	(ب)	313 ✓	(ج)	316	(د)	320	
22۔	جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے حکومت سنبھالی:							
(الف)	مارچ 1969ء میں ✓	(ب)	اپریل 1970ء میں	(ج)	مارچ 1971ء میں	(د)	اپریل 1972ء میں	
23۔	1973ء کے آئین کے مطابق ایوانِ بالا سینٹ کی میعاد ہے:							
(الف)	تین سال	(ب)	چار سال	(ج)	پانچ سال	(د)	چھ سال ✓	
24۔	پاکستان اور بھارت کے درمیان ستمبر 1965ء کی جنگ جاری رہی:							
(الف)	سات روز تک	(ب)	تین روز تک	(ج)	سترہ روز تک ✓	(د)	میں روز تک	
25۔	پاکستان نے 1998ء میں ایٹمی دھماکے کیے:							
(الف)	چاغی پہاڑی میں ✓	(ب)	کوہِ کیر تھر میں	(ج)	چلتن پہاڑی میں	(د)	)کوہِ سلیمان میں	
26۔	میاں نواز شریف نے موٹروے کا افتتاح کیا:							
(الف)	1998ء میں ✓	(ب)	1996ء میں	(ج)	1994ء میں	(د)	1992ء میں	
27۔	"یوم تکبیر" منایا جاتا ہے:							
(الف)	23 مارچ کو	(ب)	15 جون کو	(ج)	28 مئی کو ✓	(د)	12 اپریل کو	
28۔	ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا واقعہ پیش آیا:							
(الف)	2001ء میں ✓	(ب)	2003ء میں	(ج)	2005ء میں	(د)	2007ء میں	
29۔	پاکستان کے میدانی علاقوں میں موسم گرما کا اوسط درجہ حرارت رہتا ہے:							
(الف)	20°C	(ب)	30°C	(ج)	40°C ✓	(د)	50°C	
30۔	کے۔ٹو پہاڑ واقع ہے:							
(الف)	کوہ ہمالیہ میں	(ب)	کوہ قراقرم میں ✓	(ج)	کوہ سفید میں	(د)	کوہ ہندوکش میں	
31۔	نانگا پربت کی بلندی ہے:							
(الف)	7690 میٹر	(ب)	8126 میٹر ✓	(ج)	8611 میٹر	(د)	6790 میٹر	
32۔	کراچی واقع ہے:							
(الف)	بحیرہ احمر کے کنارے	(ب)	بحیرہ اسود کے کنارے	(ج)	بحیرہ عرب کے کنارے ✓	(د)	بحیرہ روم کے کنارے	
33۔	چین پاکستان اقتصادی راہداری منصوبہ چین کو پاکستان کی بندرگاہ سے ملاتا ہے:							
(الف)	کراچی بندرگاہ	(ب)	محمد بن قاسم بندرگاہ	(ج)	گوادر بندرگاہ ✓	(د)	کیٹی بندرگاہ	
34۔	پاکستان اور بھارت کے درمیان سرحد کی لمبائی ہے:							
(الف)	599 کلومیٹر	(ب)	861 کلومیٹر	(ج)	2163 کلومیٹر ✓	(د)	2611 کلومیٹر	
35۔	چشمہ بیراج واقع ہے:							
(الف)	دریائے جہلم پر	(ب)	دریائے سندھ پر ✓	(ج)	دریائے چناب پر	(د)	دریائے کابل پر	

36۔	شاہراہ ریشم پاکستان کو چین سے ملاتی ہے:							
(الف)	درہ گول کے ذریعے	(ب)	**درہ خنجراب کے ذریعے ✓**	(ج)	درہ ٹوچی کے ذریعے	(د)	درہ بولان کے ذریعے	
37۔	نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (NDMA) کا قیام عمل میں آیا:							
(الف)	**2006ء میں ✓**	(ب)	2007ء میں	(ج)	2008ء میں	(د)	2009ء میں	
38۔	اقوام متحدہ کا قیام عمل میں آیا:							
(الف)	24 اکتوبر 1944	(ب)	14 اپریل 1945	(ج)	**24 اکتوبر 1945 ✓**	(د)	24 نومبر 1946	
39۔	اسلامی تعاون تنظیم کی بنیاد 1969 میں جس شہر میں قائم ہوئی:							
(الف)	لاہور	(ب)	جدہ	(ج)	تہران	(د)	**رباط ✓**	
40۔	عوامی جمہوریہ چین کا قیام عمل میں آیا:							
(الف)	1947ء میں	(ب)	**1949ء میں ✓**	(ج)	1951ء میں	(د)	1953ء میں	
41۔	پاکستان نے 30 ستمبر 1947ء کو کس ادارے کی رکنیت حاصل کی، وہ ہے:							
(الف)	او آئی سی	(ب)	ای سی او	(ج)	**اقوام متحدہ ✓**	(د)	سارک	
42۔	پاکستان کو سب سے پہلے تسلیم کیا:							
(الف)	**ایران نے ✓**	(ب)	چین نے	(ج)	افغانستان نے	(د)	امریکہ نے	
43۔	دولت مشترکہ کی تشکیل ہوئی:							
(الف)	1916ء میں	(ب)	**1926ء میں ✓**	(ج)	1931ء میں	(د)	1947ء میں	
45۔	پاکستان اور ایران کی مشترکہ سرحد ہے:							
(الف)	2163 کلومیٹر	(ب)	2611 کلومیٹر	(ج)	**909 کلومیٹر ✓**	(د)	599 کلومیٹر	
46۔	سارک تنظیم کا قیام عمل میں آیا:							
(الف)	1980ء میں	(ب)	**1985ء میں ✓**	(ج)	1990ء میں	(د)	2005ء میں	
47۔	چین پاکستان اقتصادی راہداری منصوبے کا حصہ ہے:							
(الف)	کراچی پورٹ	(ب)	محمد بن قاسم پورٹ	(ج)	**گوادر پورٹ ✓**	(د)	پسنی پورٹ	
48۔	پاکستان میں ماہی گیری کی صنعت قومی جی ڈی پی میں حصہ ڈالتی ہے:							
(الف)	**تقریباً 1 فیصد ✓**	(ب)	تقریباً 2 فیصد	(ج)	تقریباً 3 فیصد	(د)	تقریباً 4 فیصد	
49۔	غذائی اجناس میں انسان کی سب سے زیادہ مقبول غذا ہے:							
(الف)	چاول	(ب)	مکی	(ج)	باجرہ	(د)	**گندم ✓**	
50۔	آپ دنیا میں کسی بھی جگہ بیٹھے شخص کو اپنا پیغام فوری پہنچا سکتے ہیں:							
(الف)	اخبار کے ذریعے	(ب)	خط کے ذریعے	(ج)	ای میل کے ذریعے	(د)	**ٹیلی ویژن کے ذریعے ✓**	
51۔	ایک اسٹیشن سے دوسرے اسٹیشن کے ذریعے تحریری صورت میں پیغام پہنچاتا ہے:							
(الف)	**فیکس مشین ✓**	(ب)	ٹیلی فون	(ج)	موبائل فون	(د)	ٹیلی گراف	
52۔	پاکستان میں اکثریتی آبادی کا پیشہ ہے:							
(الف)	**زراعت ✓**	(ب)	گلہ بانی	(ج)	صنعت	(د)	ملازمت	
53۔	جی ڈی پی (GDP) میں زراعت کا حصہ ہے:							
(الف)	20 فیصد	(ب)	21.64 فیصد	(ج)	**23.5 فیصد ✓**	(د)	25 فیصد	
54۔	پاکستان اکنامک سروے 25-2024 کے مطابق گندم کی پیداوار ہے:							
(الف)	28 ملین ٹن	(ب)	29 ملین ٹن	(ج)	**33 ملین ٹن ✓**	(د)	36 ملین ٹن	
55۔	2023ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی شہری آبادی میں تقریباً ___ ملین ہے:							
(الف)	92.3 ملین	(ب)	**93.8 ملین ✓**	(ج)	94.5 ملین	(د)	95.4 ملین	

56۔	آبادی کے کوائف جانچنے کے عمل کو کہتے ہیں:							
(الف)	نقل مکانی	(ب)	انتقالِ اراضی	(ج)	انتقالِ اراضی	(د)	مردم شماری	
57۔	پاکستان نے چار مرتبہ عالمی کپ جیتا ہے:							
(الف)	کرکٹ	(ب)	ہاکی ✓	(ج)	سنوکر	(د)	اسکواش	
58۔	شندور کے سالانہ میلے میں اس کھیل کا خصوصاً طور پر انعقاد ہوتا ہے:							
(الف)	ہاکی	(ب)	کبڈی	(ج)	بیڈمنٹن	(د)	پولو ✓	
59۔	ویمپائر گورنمنٹ کے نزدیک ___ ہے:							
(الف)	مختارِ کل سوسائٹی	(ب)	عوام کا منتخب کردہ نمائندہ	(ج)	قانون کی بالادستی	(د)	تاریخ انسانی کا متبادل ✓	
60۔	پاکستان میں بلوچی زبان بولنے والے لوگ ہیں:							
(الف)	37 فیصد	(ب)	12 فیصد ✓	(ج)	15 فیصد	(د)	18 فیصد	
61۔	پاکستان کی آبادی میں اضافے کی سالانہ شرح ہے:							
(الف)	1.59 فیصد	(ب)	2.59 فیصد	(ج)	3.59 فیصد ✓	(د)	4.55 فیصد	
62۔	پنجاب میں آبادی کی گنجانیت ہے:							
(الف)	309 افراد فی مربع کلومیٹر ✓	(ب)	395 افراد فی مربع کلومیٹر	(ج)	401 افراد فی مربع کلومیٹر	(د)	622 افراد فی مربع کلومیٹر	
63۔	پاکستان میں ٹیلی وژن کا آغاز ہوا:							
(الف)	1960ء میں	(ب)	1962ء میں	(ج)	1964ء میں ✓	(د)	1966ء میں	
64۔	قبائلی علاقوں کو خیبر پختونخوا میں ضمیمہ کیا گیا:							
(الف)	2014ء میں	(ب)	2016ء میں	(ج)	2018ء میں ✓	(د)	2020ء میں	
65۔	عرب معاشرے میں اسلام سے پہلے دورِ جاہلیت میں لڑکی کو:							
(الف)	جلا دیتے تھے	(ب)	قتل کرتے تھے	(ج)	زندہ دفن کرتے تھے ✓	(د)	عزت دیتے تھے	
66۔	اسلام دینِ فطرت ہے جس کی تعلیمات کے مطابق بنیادی حقوق کے لحاظ سے برابر ہیں:							
(الف)	سب عورتیں	(ب)	تمام افراد ✓	(ج)	سب بچے	(د)	سب انسان	
67۔	قائداعظم محمد علی جناح کے شانہ بشانہ تحریکِ پاکستان میں شامل تھیں:							
(الف)	بیگم فرخ حسین	(ب)	محترمہ فاطمہ جناح ✓	(ج)	بیگم مولانا محمد علی جوہر	(د)	لیڈی نصرت ہارون	
68۔	سماجی خدمات کے حوالے سے مشہور ہیں:							
(الف)	محترمہ بلقیس ایدھی ✓	(ب)	ڈاکٹر فہمیدہ مرزا	(ج)	محترمہ شمشاد اختر	(د)	محترمہ بیگم	
69۔	پنجاب میں لڑکیوں کی شادی کی قانونی عمر ہے:							
(الف)	14 سال	(ب)	16 سال ✓	(ج)	18 سال	(د)	20 سال	
70۔	خواتین تشدد کے خلاف کس نمبر پر شکایت کر سکتی ہیں:							
(الف)	1016	(ب)	1030	(ج)	1043 ✓	(د)	1089	
71۔	پنجاب حکومت نے " پنجاب تحفظِ نسواں ایکٹ " منظور کیا:							
(الف)	24 جنوری 2010ء	(ب)	16 فروری 2015ء	(ج)	24 فروری 2016ء ✓	(د)	15 ستمبر 2017ء	

یونٹ 1: (تفصیلی سوالات) پاکستان کی نظریاتی اساس

سوال نمبر1: نظریہ پاکستان کے ماخذ بیان کریں۔

لفظ نظریہ (Ideology) سوچ، فکر یا اس فکری خاکے کو کہتے ہیں جس کے تحت کوئی قوم اپنے سیاسی، سماجی اور تہذیبی مسائل کے حل کے لیے ایک لائحہ عمل مرتب کرتی ہے۔

نظریہ پاکستان کے ماخذ درج ہیں:

1۔ مشترکہ مذہب (Common Religion):

برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کے نظریے کا پہلا ماخذ اسلام ہے۔ انیسویں صدی میں ہندو مصلحین نے شدھی اور آریا سماج جیسی تحریکیں شروع کیں جن کا مقصد مسلمانوں کو زبردستی ہندو بنانا تھا۔

2۔ مشترکہ سیاسی مقاصد(Common Political Objectives):

مشترکہ سیاسی مقاصد کی بدولت دنیا کی کئی اقوام نے اپنی آزادی کی جدوجہد کی۔ ہمسلمان کل آبادی کا صرف 25 فیصد تھے، اس لیے حکومت میں اُن کا حصہ بھی کم تھا۔

مشترکہ سیاسی مقاصد کی وجہ سے مسلمانوں نے ایک قوم کی حیثیت سے اپنی پہچان برقرار رکھی۔

3۔ مشترکہ تعلیمی مقاصد(Common ObjectivesEducational):

مشترکہ تعلیمی مقاصد بھی کسی قوم کے نظریے کے ماخذ ہوتے ہیں۔ انگریزوں نے حکومت نے برصغیر پر قبضے کے بعد ایسا نظام تعلیم متعارف کرایا جس میں انگریزی زبان کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ مسلمانوں کو اندیشہ تھا کہ اس سے ان کی نئی نسل اپنے مذہب سے دور ہو جائے گی، چنانچہ انہوں نے تعلیمی تحفظ کی فکری جدوجہد شروع کی۔

4۔ مشترکہ معاشی مقاصد(Common Economic Objectives):

مشترکہ معاشی مقاصد بھی کسی قوم کے نظریے کے ماخذ ہوتے ہیں۔ 1857ء کی جنگِ آزادی کا پورا ملبہ مسلمانوں پر ڈال کر انگریزوں اور ہندوؤں نے انہیں معاشی طور پر تباہ کر دیا۔ مسلمانوں پر ملازمتوں کے دروازے بند کر دیے گئے، کاروبار اور تجارت کے مواقع بھی ختم ہو گئے۔

5۔ مشترکہ ثقافتی مقاصد(Common Cultural Objectives):

مشترکہ ثقافتی مقاصد کی بنیاد پر بھی کسی قوم کا نظریہ جنم لیتا ہے۔ 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد ہندوؤں نے اپنے سیاسی اثر ورسوخ کی وجہ سے اُردو کی جگہ ہندی زبان کو سرکاری زبان کا درجہ دینے کا مطالبہ کیا۔ مسلمانوں کو ہندی پڑھنے، لکھنے پر عبور نہیں تھا. اس لسانی تنازعے نے مسلمانوں کو یہ سوچنے پر مجبور کیا کہ متحدہ ہندوستان میں ان کا جداگانہ ثقافتی تشخص مٹ جائے گا۔

سوال نمبر2: دو قومی نظریہ کی وضاحت کریں۔

دو قومی نظریہ:

دو قومی نظریہ سے مراد یہ ہے کہ برصغیر پاک وہند میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد ہیں جو صدیوں ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہ سکیں اور ان کا تشخص بالکل علیحدہ ہے۔

1۔ برصغیر میں دو قومی نظریے کی ابتدا:

اس نظریے کی ابتدا مسلمانوں کی آمد اور محمد بن قاسم کی فتح سندھ 712ء سے ہوئی جب انھوں نے راجہ داہر کو شکست دی۔ مسلمانوں نے قریباً ایک ہزار سال تک ہندوستان پر حکومت کی، مگر ہندوؤں نے کبھی دل سے مسلمانوں کو تسلیم نہیں کیا۔ اس کا اظہار البیرونی نے بہت پہلے اپنی مشہور کتاب 'کتاب الہند' کیا تھا۔

2۔ سرسید احمد خان کا کردار:

انگریزوں کے ہندوستان پر قبضے کے بعد سب سے پہلے سرسید احمد خان نے مسلمانوں کو علیحدہ قوم کا تصور دیا۔ 1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد جب 1867ء میں اردو ہندی تنازع ابھرا، تو سرسید احمد خان نے سب سے پہلے واضح الفاظ میں اعلان کیا کہ 'مسلمان اور ہندو دو الگ الگ قومیں ہیں'۔۔ آپ نے مسلمانوں کی تعلیمی اور سیاسی ترقی کے لیے جدوجہد کا آغاز کیا۔ آپ نے ایم-اے-او ہائی سکول اور کالج قائم کیے۔

3۔ چودھری رحمت علی اور لفظ 'پاکستان':

اسلامیہ کالج لاہور کے نامور طالب علم چودھری رحمت علی نے 1933ء میں لندن میں پاکستان نیشنل موومنٹ کی بنیاد رکھی اور 28 جنوری 1933ء کو 'اب یا کبھی نہیں' (Now or Never) کے عنوان سے کتابچہ جاری کر کے لفظ 'پاکستان' تجویز کیا جو تحریک کا محور بنا۔

سوال نمبر3: نظریہ پاکستان کے بنیادی اجزا(یا عناصر) کی تجزیہ کریں۔

نظریہ پاکستان کا بنیادی مقصد اسلام کو ایک تہذیبی، ثقافتی، سیاسی اور معاشی نظام کے طور پر نافذ کرنا تھا۔ اس کی عمارت درج ذیل بنیادی عناصر پر کھڑی ہے۔

1۔ عقائد(Beliefs):

عقیدہ توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا اکیلا خالق اور مالک ہے۔ زمین پر انسان کی حیثیت اللہ کے خلیفہ اور نائب کی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: بے شک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت:20)

عقیدہ رسالت کا مطلب تمام رسولوں پر ایمان لانا اور حضرت محمدؐ کو اللہ کا آخری نبی ماننا ہے، جس کا انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

2۔ عبادات(Pillars of Islam):

توحید ورسالت اسلام کا پہلا رکن ہے۔ دوسرا رکن نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر نماز کو مقررہ وقت کے مطابق ادا کرنا فرض قرار دیا ہے۔ زکوۃ اسلام کا مالی معاشی نظام ہے۔ جس کی بدولت دولت چند ہاتھوں میں جمع ہونے کے بجائے غریب طبقے تک گردش کرتی ہے۔ روزہ اور حج بھی بندے اور اللہ کے ساتھ تعلق کو مستحکم کرتے ہیں۔

3۔ اللہ کی حاکمیت(Sovereignty of Allah):

اللہ کی حاکمیت سے مراد ہے کہ اللہ تمام کائنات کا مالک ہے۔ اس کائنات میں اللہ کے سوا نہ کسی کی حاکمیت ہو سکتی اور نہ کسی کو حق حاصل ہے کہ وہ حاکمیت کا دعوی کرے۔ اسلامی ریاست میں حاکمِ وقت اللہ تعالیٰ کے نافذ کردہ قوانین پر عمل کرتا ہے۔

4۔ قانون کی حکمرانی(Rule of Law):

اسلامی نظام میں قانون کا اصل سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات، قرآن اور اسوہ رسولؐ ہیں۔ اس قانون کے سامنے بادشاہ اور غلام، امیر اور غریب سب برابر ہیں۔ حکمران بھی قرآن وسنت کے فیصلوں کے پابند ہیں۔

5۔ اخوت ومساوات(Equality and Brotherhood):

اسلامی معاشرے میں اخوت و مساوات کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ مدینہ منورہ میں جب دنیا کی پہلی اسلامی ریاست قائم کی گئی تو اس میں اخوت اور مساوات مثالی تھی۔ خطبہ حجتہ الوداع میں حضورؐ نے واضح فرمایا کہ "فضیلت کا معیار نسل، رنگ یا نسب نہیں بلکہ صرف تقویٰ اور اچھے اعمال ہیں۔"

6۔ عدل وانصاف (Justice and Equity):

عدل وانصاف کے بغیر کوئی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ عدالتی نظام کا ہر قسم کے سیاسی دباؤ سے آزاد ہونا لازمی ہے تاکہ قانون کا اطلاق سب پر یکساں ہو۔ آپؐ نے قبیلہ بنو مخزوم کی چور عورت کے واقعے پر فرمایا تھا کہ 'اگر فاطمہ بنتِ محمدؐ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔'

سوال نمبر4: قائداعظم محمد علی جناح (رحمۃ اللہ علیہ) اور علامہ محمد اقبال (رحمۃ اللہ علیہ) کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت کریں۔

نظریہ پاکستان اور قائداعظم محمد علی جناح (رحمۃ اللہ علیہ):

قائداعظم محمد علی جناح نے دو قومی نظریے کے تحت برصغیر کے مسلمانوں کی تقدیر بدل دی اور اپنی سیاسی و آئینی جدوجہد سے پاکستان کو حقیقت بنایا۔

1۔ جداگانہ قومیت کا اصول:

آپ نے فرمایا: 'قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے مسلمان اس تعریف کی رو سے الگ قوم ہیں۔ وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کریں تاکہ اپنی روحانی، اخلاقی اور سیاسی زندگی کی مکمل نشوونما کر سکیں۔'

2۔ قراردادِ لاہور 23 مارچ 1940ء کا خطاب:

آپ نے فرمایا کہ:

"ہندو اور مسلمان دو علیحدہ مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں جو بالکل مختلف عقائد پر قائم ہیں۔ دونوں اقوام کے ہیروز، رزمیہ کہانیاں اور تاریخی واقعات ایک دوسرے سے مختلف ہیں، لہٰذا دونوں کو ایک لڑی میں پرونا برصغیر کی تباہی کا سبب بنے گا۔"

3۔ سٹیٹ بینک کا افتتاح (یکم جولائی 1948ء):

آپ نے فرمایا کہ: "مغرب کا معاشی نظام انسانیت کے لیے مسائل پیدا کر رہا ہے اور لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔

ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے جو اسلام کے صحیح تصورِ مساوات اور سماجی انصاف پر مبنی ہو۔"

نظریہ پاکستان اور علامہ اقبال (رحمۃ اللہ علیہ):

مفکرِ اسلام علامہ محمد اقبال نے اپنی شاعری اور خطبات کے ذریعے برصغیر کے مسلمانوں کو بیدار کیا اور ان کے لیے ایک الگ آزاد خطے کا تصور پیش کیا۔

1۔ خطبہ الہ آباد 1930ء اور الگ ریاست کا خواب:

آپ نے مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں فرمایا:

'میری خواہش ہے کہ پنجاب، سرحد، سندھ اور بلوچستان کو ملا کر ایک ریاست بنا دی جائے۔ مجھے شمال مغربی مسلم ریاست کا قیام مسلمانوں کا مقدر نظر آتا ہے۔'

2۔ اسلام بحیثیت تمدنی قوت:

آپ نے واضح کیا کہ ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود اور اس کو ایک زندہ تمدنی قوت کے طور پر برقرار رکھنے کے لیے ایک مخصوص علاقے میں اس کی مرکزیت قائم کرنا ناگزیر ہے۔

3۔ مسلم ملت کی حقیقی اساس:

اقبال نے واضح کیا کہ مسلمانوں کی قومیت کا انصار ملک یا نسب پر نہیں بلکہ دینِ اسلام پر ہے:

'اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی'

سوال نمبر5: ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی اور سماجی محرومیوں (Social and Economic Deprivation of Muslims in India) کا تجزیہ کریں۔

- ہندوستان میں مسلمانوں کی سماجی اور معاشی محرومی:-
- فارسی زبان کو ختم کر کے انگریزی زبان کو ذریعہ تعلیم اور دفتری زبان کے طور پر فروغ دیا گیا تھا۔
- انگریزوں نے مسلمانوں کی تعلیم، ملازمت اور مذہبی رسومات پر پابندیاں لگا دیں، جس سے وہ پسماندہ ہوتے چلے گئے۔
- مسلمانوں کے مذہبی اداروں کو بھی نشانہ بنایا گیا، جس سے ان میں ثقافتی اور مذہبی پسماندگی کا احساس پیدا ہوا۔
- انگریزوں نے مسلمانوں کو ان تمام عہدوں سے ہٹا دیا جو ان کے آباؤ اجداد کے دور سے ان کے پاس چلے آ رہے تھے۔
- مسلمانوں کو نئے عہدوں سے بھی محروم رکھا گیا۔ برطانوی پالیسیوں کی وجہ سے مسلمانوں میں غربت اور بدحالی نے جنم لیا۔
- انگریزوں نے تجارتی مال کی نقل و حمل پر ہر جگہ ٹیکس لگا دیے، جس سے دوسری اقوام کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو بھی بہت نقصان اٹھانا پڑا۔
- انگریزوں نے مسلمانوں کو اس جنگ کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ انگریزوں نے مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھا، جس کی وجہ سے مسلمانوں میں احساس محرومی پیدا ہوا۔
- ایسٹ انڈیا کمپنی 1600ء میں قائم کی گئی۔ کمپنی ہندوستان میں ایسی پالیسیاں بناتی تھی جس کا زیادہ سے زیادہ مالی فائدہ خود انگریزوں کو ہوتا تھا۔

1857ء کی جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں کو برطانوی پالیسیوں کی وجہ سے اہم سماجی اور معاشی محرومیوں کا سامنا کرنا پڑا۔

یونٹ 2: تحریکِ پاکستان اور پاکستان کا قیام

سوال نمبر 1: تحریک علی گڑھ کے اقدامات کا تجزیہ کریں۔

1857ء کی جنگِ آزادی میں ناکامی کے ساتھ ہی برصغیر کے مسلمانوں پر مشکلات کا سیاہ ترین دور شروع ہو گیا۔ انگریزوں نے مسلمانوں کو اپنی نفرت اور انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بنایا۔ ان نازک حالات میں سرسید احمد خان نے تحریکِ علی گڑھ کے ذریعے قوم کی فکری، تعلیمی، سماجی اور سیاسی رہنمائی کا بیڑا اٹھایا۔

تحریکِ علی گڑھ کے مقاصد: تحریکِ علی گڑھ کے درج ذیل مقاصد تھے:

- حکومت اور مسلمانوں کے درمیان اعتماد بحال کرنا۔
- برِصغیر کے مسلمانوں کو جدید علوم اور انگریزی زبان کی طرف راغب کرنا۔
- برِصغیر کے مسلمانوں کو سیاست سے باز رکھنا۔

1۔ تعلیمی پہلو (Educational Aspect):

سرسید احمد خان نے یہ بھانپ لیا تھا کہ مسلمان جدید علوم اور انگریزی زبان سیکھے بغیر معاشی و سماجی زوال سے نہیں نکل سکتے۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے درج ذیل اقدامات کیے:

1859ء میں مراد آباد میں ایک سکول قائم کیا۔

1863ء میں غازی پور میں سائنٹیفک سوسائٹی قائم کی جو علمی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کرتی تھی۔

1875ء میں علی گڑھ میں ایم-اے-او (M.A.O) سکول قائم کیا جو 1877ء میں کالج اور 1920ء میں یونیورسٹی بنا۔ اس ادارے نے برصغیر کے مسلمانوں کو ایک لڑی میں پرو دیا جس سے ان کے جداگانہ تشخص کی تشکیل ہوئی۔

2۔ سیاسی پہلو (Political Aspect):

سرسید احمد خان مسلمانوں کو سیاسی طور پر کمزور سمجھتے تھے اس لیے انھوں نے:

- 1885ء میں جب انڈین نیشنل کانگریس قائم ہوئی تو سرسید نے مسلمانوں کو اس میں شامل ہونے سے روکا۔
- انہوں نے مسلمانوں کو پہلے جدید تعلیم حاصل کرنے اور بعد میں سیاست میں حصہ لینے کا مشورہ دیا۔

3۔ سماجی و مذہبی پہلو (Social Aspect):

تحریکِ علی گڑھ کا بنیادی مقصد حکومت اور مسلمانوں کے درمیان اعتماد بحال کرنا اور مسلمانوں کو جدید معاشرے میں ان کا جائز مقام دلانا تھا۔

اس تحریک نے مسلمانوں کے اندر سے احساسِ محرومی کو ختم کیا اور ان کے جداگانہ قومی تشخص کی مضبوط بنیاد رکھی۔

سوال نمبر 2: قائداعظم کے چودہ نکات لکھیں۔

1928ء میں پیش کی جانے والی 'نہرو رپورٹ' کے جواب میں قائداعظم محمد علی جناح نے 1929ء میں اپنے مشہور چودہ نکات پیش کیے جو دستوری اصلاحات کا بنیادی ڈھانچہ بنے۔

- سندھ کو بمبئی سے الگ کر کے ایک صوبہ بنا دیا جائے۔
- مسلمانوں کو ان کے مذہبی اور ثقافتی تحفظ دیا جائے۔
- تمام صوبوں کو ایک ہی اصول پر داخلی خود مختاری دی جائے۔
- تمام صوبوں میں اقلیتوں کو مناسب اور منصفانہ دی جائے۔
- تمام لوگوں کو یکساں مذہبی آزادی دی جائے۔
- مرکزی اسمبلی میں مسلمان ممبران کی تعداد ایک تہائی سے کم نہ ہو۔
- آئین میں صوبوں کی مرضی اور منظوری کے بغیر کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔
- صوبائی اور مرکزی وزارتوں میں مسلمانوں کو کم از کم ایک تہائی نمائندگی دی جائے۔
- سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کو ان کی اہلیت اور تناسب کے لحاظ سے حصہ دیا جائے۔
- بلوچستان اور شمال مغربی سرحدی صوبے میں بھی دوسرے صوبوں کی مانند اصلاحات نافذ کی جائیں۔
- آئندہ آئین وفاقی نوعیت کا ہونا چاہیے جس میں صوبوں کو زیادہ سے زیادہ اختیارات اور خود مختاری دی جائے۔
- جداگانہ انتخابات کا اصول ہر فرقے پر لاگو ہونا چاہیے، البتہ اگر کوئی فرقہ چاہے تو اپنی مرضی سے مخلوط طریقہ انتخابات قبول کر سکتا ہے۔
- صوبوں کی حدود میں کوئی ایسی تبدیلی نہ کی جائے جس سے پنجاب، بنگال اور شمال مغربی سرحدی صوبے (خیبر پختونخوا) کی مسلمان اکثریت متاثر ہوتی ہو۔
- اگر کوئی مسودہ قانون کسی خاص فرقے سے متعلق ہو اور اس فرقے کے تین چوتھائی اراکین اس کی مخالفت میں رائے دیں تو اسے نامنظور سمجھا جائے۔

سوال نمبر 3: 1906ء سے 1920ء کے دوران ہونے والے اہم سیاسی واقعات قلم بند کریں۔

1906ء سے 1920ء کے درمیان ہونے والی اہم سیاسی واقعات درج ذیل ہیں۔

1۔ تقسیم بنگال 1905ء:

وجہ: انتظامی سہولت کے لیے بنگال کی تقسیم۔

نتیجہ: مشرقی بنگال (مسلم اکثریت) اور مغربی بنگال بنے۔

اختتام: ہندو مخالفت کی وجہ سے 1911ء میں منسوخ۔ مسلمان مایوس ہوئے۔

2۔ شملہ وفد 1906ء:

تاریخ: یکم اکتوبر 1906ء

قائد: سر آغا خان۔

مطالبہ: مسلمانوں کے لیے جداگانہ انتخابات۔

نتیجہ: لارڈ منٹو نے مثبت جواب دیا۔

3۔ مسلم لیگ کا قیام 1906ء:

تاریخ: 30 دسمبر 1906ء، ڈھاکہ۔

وجہ: ہندو رویہ، انگریزوں کی ناانصافی، سیاسی محرومی۔

مقاصد: برطانوی وفاداری، حقوق کا تحفظ، دوسری اقوام سے تعلقات۔

4۔ منٹو مارلے اصلاحات 1909ء:

ایکٹ: انڈین کونسلز ایکٹ 1909ء۔

اہم نکتہ: جداگانہ انتخاب کا حق تسلیم ہوا۔

اہمیت: مسلم لیگ کی پہلی بڑی کامیابی۔

5۔ لکھنؤ معاہدہ 1916ء:

فریقین: مسلم لیگ + کانگریس۔

نتیجہ: کانگریس نے مسلمانوں کو الگ قوم اور جداگانہ انتخابات تسلیم کیے۔

لقب: قائداعظم "ہندو مسلم اتحاد کے سفیر" کہلائے۔

6۔ تحریک خلافت 1919ء:

وجہ: جنگ عظیم اول کے بعد ترکی کی خلافت کو خطرہ۔

مقاصد: (i) خلافت قائم رکھنا (ii) مقدس مقامات کا تحفظ

(iii) ترکی کی سرحدیں برقرار رکھنا۔

اثر: ملک گیر تحریک، ہندو مسلم اتحاد۔

7۔ تحریک عدم تعاون اور تحریک ہجرت 1920ء:

عدم تعاون: گاندھی کی تحریک۔ سرکاری ملازمت، عدالت، تعلیم اور انگریزی مال کا بائیکاٹ۔

ہجرت: علماء کے فتوے پر ہزاروں مسلمان افغانستان ہجرت کر گئے۔ افغانستان نے واپس بھیج دیا۔ مسلمان تباہ ہوئے۔

اختتام: 1924ء میں اتاترک نے ترکی میں خلافت ختم کر دی، تحریک ختم ہو گئی۔

سوال نمبر 4: قیام پاکستان کے حوالے سے قائد اعظم محمد علی جناح (رحمۃ اللہ علیہ) کے کردار کو واضح کریں۔

قائداعظم محمد علی جناح کی قد آور اور مدبرانہ شخصیت نے برصغیر کے مسلمانوں کی تقدیر بدل کر رکھ دی۔ آپ کی سیاسی اور آئینی جدوجہد کے بغیر پاکستان کا قیام ناممکن تھا۔

1۔ وائسرائے کونسل کی نمائندگی (1910ء):

1910ء میں ہندوستان میں وائسرائے ہند کی کونسل کے لیے مسلمانوں نے قائداعظم محمد علی جناح کو اپنا نمائندہ منتخب کیا۔

2۔ مسلم لیگ میں شمولیت اور میثاقِ لکھنؤ (1916ء):

آپ 1913ء میں مسلم لیگ میں شامل ہوئے۔ دسمبر 1916ء میں آپ کی کوششوں سے مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان تاریخی 'معاہدہ لکھنؤ' طے پایا جہاں کانگریس نے پہلی بار مسلمانوں کے جداگانہ تشخص کو تسلیم کیا۔ اسی مقام پر آپ کو 'ہندو مسلم اتحاد کا سفیر' کا لقب دیا گیا۔

3۔ رولٹ ایکٹ (1919ء) پر اصولی موقف:

1919ء میں حکومتِ برطانیہ نے رولٹ ایکٹ منظور کیا تو قائداعظم نے اس غیر آئینی قانون کی شدید مخالفت کی اور احتجاجاً وائسرائے ہند کی کونسل سے استعفیٰ دے دیا۔

4۔ مسلم لیگ کی صدارت اور قراردادِ پاکستان (1940ء):

1934ء میں آپ انگلستان سے وطن واپس آئے اور مسلم لیگ کی باگ ڈور سنبھالی۔ 23 مارچ 1940ء کو لاہور کے سالانہ اجلاس میں آپ کی صدارت میں تاریخی 'قراردادِ پاکستان' منظور ہوئی جس نے تحریک کو حتمی منزل فراہم کی۔

5۔ انتخابی کامیابی اور پہلا گورنر جنرل بننا:

آپ کی ولولہ انگیز قیادت میں مسلم لیگ نے (46-1945ء) کے انتخابات میں شاندار کامیابی حاصل کر کے خود کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ثابت کیا اور بالآخر 14 اگست 1947ء کو پاکستان معرضِ وجود میں آیا، جہاں آپ نے پہلے گورنر جنرل کے طور پر حلف اٹھایا۔

یونٹ 3: پاکستان کی تاریخ (1947ء تا حال) اور پاکستان میں آئینی ترقی

سوال نمبر 1: قیام پاکستان کے بعد پیش آنے والی ابتدائی مشکلات کا جائزہ لیں۔

پاکستان کو معرضِ وجود میں آتے ہی انگریزوں اور ہندوؤں کی ملی بھگت کی وجہ سے بے شمار پہاڑ جیسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تاکہ نئی مملکت معاشی اور انتظامی طور پر بیٹھ جائے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ معاشی مسائل:-

❖ **کارخانوں اور بینکوں کی تقسیم:**

تقسیمِ ہند کے وقت پاکستان کے حصے میں کپڑے کے صرف 14 کارخانے آئے۔ بینکوں کی صرف 69 شاخیں پاکستان کے حصے میں آئیں۔ کانگریس کی سازش تھی کہ پاکستان معاشی طور پر تباہ ہو جائے اور ترقی نہ کرے۔

❖ **فوجی اثاثوں کی تقسیم:**

طے شدہ فارمولے کے مطابق پاکستان کو 36 فیصد فوجی اثاثے ملنے تھے لیکن بھارت نے ناکارہ سامان دیا اور اسلحہ فیکٹریوں کے بدلے واجب الادار قم بھی روک لی۔

❖ **دریائی پانی کا تنازع:**

اپریل 1948ء میں بھارت نے فیروز پور اور مادھو پور ہیڈ ورکس سے پاکستان کا پانی روک کر ہماری زراعت کو تباہ کرنے کی سازش کی جو 1960ء میں سندھ طاس معاہدے سے حل ہوئی۔

2۔ جغرافیائی مسائل:-

❖ **انتظامی اور معاشی مشکلات:**

کراچی کو دارالحکومت بنایا گیا لیکن دفتری عمارات اور عملے کی شدید کمی تھی۔

سول سروس کے صرف 81 مسلم افسر پاکستان آئے۔

بھارتی فضائی کمپنیوں نے مسلمانوں کو جہاز کرائے پر دینے سے انکار کر دیا۔

❖ **مہاجرین کی آبادکاری کا بحران:**

بھارت میں مسلمانوں پر ہونے والے بہیمانہ مظالم کی وجہ سے لاکھوں لٹے پٹے مہاجرین ہجرت کر کے پاکستان آئے۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کے لیے خوراک، پناہ گاہ اور لباس مہیا کرنا نئی مملکت کے لیے ایک زبردست آزمائش تھی۔

❖ **ریڈکلف ایوارڈ کی ناانصافی:**

30 جون 1947ء کو پنجاب اور بنگال کی حد بندی کے لیے انگریز قانون دان سر ریڈ کلف کی سربراہی میں کمیشن بنا۔ ریڈ کلف نے مسلم اکثریت کے علاقے (جیسے گورداسپور) بھارت کو دے دیے، جس سے بھارت کو کشمیر تک رسائی ملی اور مسئلہ کشمیر پیدا ہوا۔

سوال نمبر2: قرارداد مقاصد کے اہم نکات کو تفصیل سے بیان کریں۔

12 مارچ 1949ء کو پاکستان کے پہلے وزیر اعظم نواب زادہ لیاقت علی خان نے دستور ساز اسمبلی میں ایک تاریخی قرارداد پیش کی، جس میں ملک کے مستقبل کے آئین کے بنیادی اصولوں کی نشاندہی کی گئی تھی۔ اسے عرفِ عام میں "قراردادِ مقاصد" کہا جاتا ہے۔

1۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت (Sovereignty of Allah):

اس قرارداد میں صاف واضح کیا گیا کہ ساری کائنات کا اصل مالک اور حاکم صرف اللہ تعالیٰ ہے اور سارا اقتدار اسی کو حاصل ہے۔ اقتدار مسلمانوں کے پاس اللہ کی امانت ہے۔ جسے عوام کے منتخب نمائندے اس کی مقرر کردہ حدود میں رہ کر استعمال کریں گے۔

2۔ اسلامی اقدار کی پابندی (Adherence of Islamic values):

پاکستان میں اسلامی اقدار مثلاً جمہوریت، آزادی، رواداری اور معاشرتی انصاف کو فروغ دیا جائے گا۔

3۔ اسلامی طرزِ زندگی (Islamic Way of Life):

مسلمانوں کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیاں اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق گزارنے کے لیے بہتر اور مناسب ماحول فراہم کیا جائے گا۔

4۔ اقلیتوں کا تحفظ (Protection of Minorities):

پاکستان میں رہنے والے تمام غیر مسلم شہریوں (اقلیتوں) کو اپنے مذاہب، عقائد اور ثقافت کے مطابق زندگی گزارنے اور عبادت کرنے کا مکمل تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

5۔ بنیادی حقوق کی فراہمی:

تمام شہریوں کو بلا تعصب تمام بنیادی شہری، معاشرتی اور مذہبی حقوق فراہم کیے جائیں۔

6۔ وفاقی نظام حکومت:

ملک کا نظام ایک وفاقی جمہوری ہو گا جو عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے چلایا جائے گا۔

7۔ عدلیہ کی آزادی (Independence of Judiciary):

عدلیہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں بالکل آزاد ہو گی اور بغیر کسی سیاسی یا انتظامی دباؤ کے کام کرے گی۔

سوال نمبر3: مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور بنگلہ دیش کے قیام کے اسباب اور اثرات کا جائزہ لیں۔

1970ء کے عام انتخابات کے بعد پیدا ہونے والے شدید سیاسی بحران اور بیرونی سازشوں کے باعث 16 دسمبر 1971ء کو مشرقی پاکستان ہم سے علیحدہ ہو گیا اور بنگلہ دیش کے نام سے دنیا کے نقشے پر ابھرا۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب درج ذیل ہیں:

1۔ جغرافیائی فاصلہ (Geographical Distance):

مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان ایک ہزار میل (1600 کلومیٹر) کا طویل فاصلہ تھا اور درمیان میں دشمن ملک بھارت واقع تھا جو قیامِ پاکستان ہی سے پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کی کوششوں میں مصروف تھا۔ اتنے فاصلے پر سیاسی و ثقافتی رابطے برقرار رکھنا نہایت دشوار تھا۔

2۔ تجارت و ملازمت پر ہندوؤں کے اثرات:

مشرقی پاکستان میں سرکاری ملازمتوں اور تجارت پر کافی تعداد میں ہندو چھائے ہوئے تھے۔ وہ ایک خاص مقصد کے تحت لوگوں کے اندر علیحدگی کے جذبات کو اُبھار رہے تھے۔

3۔ ہندو اساتذہ کا کردار:

تعلیم کا شعبہ بھی ہندو اساتذہ کے کنٹرول میں تھا، جنہوں نے ایک منظم منصوبے کے تحت بنگالی نسل کے لوگوں اور طالب علموں کے اندر علیحدگی اور نفرت کے جذبات کو ابھارا۔

4۔ زبان کا مسئلہ:

مشرقی پاکستان کے عوام اپنی اکثریت کی بنیاد پر بنگالی زبان کو ملک کی قومی ابان کا درجہ دلانا چاہتے تھے، یہ عملی طور پر ممکن نہیں تھا۔ یہ وجہ بھی علیحدگی کا سبب بنی۔

5۔ نمائندگی کی شرح کا تنازعہ:

مشرقی پاکستان کی آبادی 56 فیصد تھی، وہ اپنی اکثریت کی بنیاد پر نمائندگی کا جائز حق چاہتے تھے جو انہیں بروقت نہ ملا۔

6۔ شیخ مجیب کے چھے نکات:

عوامی لیگ کے سربراہ شیخ مجیب الرحمن کے چھے نکات نے علیحدگی کی آگ کو ہوا دی۔

7۔ بھارت کی کھلی مداخلت:

1970ء کے انتخابات میں مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ کی مکمل کامیابی کے بعد لوگوں نے ایک نئے انداز میں سوچنا شروع کر دیا۔

سوال نمبر4: ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت کی پالیسیوں کا تجزیہ کریں۔

مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد جب ملکی باگ ڈور تباہ حال اور مایوس کن صورت حال میں تھی، جنرل یحییٰ خان نے 20 دسمبر 1971ء کو پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین ذوالفقار علی بھٹو کو اقتدار منتقل کیا۔ انہوں نے اقتدار سنبھالتے ہی ملک کی معاشی تعمیرِ نو اور مزدوروں و کسانوں کے معاشی حالات کو بہتر بنانے کے لیے انقلابی صنعتی اور زرعی اصلاحات کا اعلان کیا۔

1۔ صحت سے متعلق اصطلاحات:

بنیادی مرکزِ صحت (B.H.U) کا قیام اور غریبوں کے علاج معالجے کی مفت سہولت اور تعلیمی بجٹ میں اضافہ کیا گیا۔

2۔ معاشی و معاشرتی اصطلاحات:

پاکستان پیپلز پارٹی کا مقبول نعرہ "روٹی، کپڑا اور مکان: کو نمایاں مقام حاصل تھا۔ بے گھر افراد کے لیے 5 مرلہ سکیم شروع کی گئی۔

3۔ ختمِ نبوت سے متعلق آئینی ترمیم:

1973ء کے آئین میں دوسری آئینی ترمیم کے ذریعے اس بات کی وضاحت کی گئی کہ نبوت کا جھوٹا دعوے دار یا نبی کریم ﷺ کو آخری نبی نہ ماننے والا ہر گز مسلمان نہیں ہو سکتا۔

4۔ بے زمین کاشتکاروں میں زمین کی بلا معاوضہ تقسیم:

مقررہ حد سے زیادہ جتنی بھی اراضی جاگیرداروں سے حاصل کی گئی، وہ سب ریاست کی ملکیت قرار پائی اور اسے حکومت نے غریب اور بے زمین کاشتکاروں میں بلا معاوضہ تقسیم کر دیا۔

5۔ زرعی اصلاحات اور ملکیت کی نئی حد

ذوالفقار علی بھٹو نے 1972ء کو زرعی اصلاحات کا اعلان کیا جس کا مقصد پرانے جاگیردارانہ نظام کا خاتمہ تھا۔ اس کے تحت زرعی اراضی کی انفرادی ملکیتی حد کم کر کے 150 ایکڑ نہری جبکہ 1300 ایکڑ بارانی مقرر کر دی گئی۔

6۔ صنعتی اصلاحات اور قومی تحویل (Industrial Nationalisation):

ذوالفقار علی بھٹو نے ملکی معیشت پر چند سرمایہ دار خاندانوں کا کنٹرول ختم کرنے اور اس کے فوائد عام آدمی تک پہنچانے کے لیے اہم صنعتی اداروں، بینکوں اور انشورنس کمپنیوں کو قومی تحویل (Nationalisation) میں لے لیا' سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان' کا مستقل ادارہ قائم کیا گیا۔

سوال نمبر5: 1973ء کے آئین (دستور) کی اہم خصوصیات بیان کریں۔

ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت میں تمام بڑی سیاسی جماعتوں کی متفقہ رائے اور مشاورت سے 25 اراکین پر مشتمل کمیٹی نے یہ قانون تیار کیا، جو 14 اگست 1973ء کو نافذ ہوا۔ یہ پاکستان کا پہلا مکمل متفقہ دستور ہے۔ 1973ء کے آئین کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

- ملک میں وفاقی نظام قائم ہو گا۔
- صوبوں میں صوبائی اسمبلیاں قائم کی گئیں۔
- بنیادی انسانی حقوق کو تحفظ فراہم کیا گیا۔
- آئین کے تحت آزاد اور خود مختار عدلیہ قائم کی گئی۔
- صدر اور وزیرِ اعظم کے لیے مسلمان ہونا لازمی شرط ہے۔
- قومی اسمبلی میں اکثریت حاصل کرنے والی جماعت ہی وفاقی حکومت بنائے گی۔
- مرکز اور صوبوں میں اختیارات تقسیم کر کے صوبائی خود مختاری کا مسئلہ حل کیا گیا۔
- ملک میں پارلیمانی نظام نافذ ہو گا۔ جس میں صدرِ مملکت ریاست کا سربراہ اور وزیرِ اعظم حکومت کا بااختیار سربراہ ہوتا ہے۔
- پاکستان چار صوبوں (سندھ، پنجاب، بلوچستان، کے۔پی۔کے) اور وفاقی علاقوں پر مشتمل ایک وفاقی ریاست ہو گی۔

سوال نمبر6: نواز شریف کے ادوارِ حکومت میں اقتصادی ترقی کے لیے کئے گئے اقدامات کا جائزہ لیں۔

OR

میاں محمد نواز شریف کے تینوں ادوار کی معاشی اصلاحات کے اثرات بیان کریں۔

میاں محمد نواز شریف کو پاکستان کی تاریخ میں تین مرتبہ وزیرِ اعظم منتخب ہونے کا منفرد اعزاز حاصل ہے۔ ان کے تینوں ادوار کا مرکزی نقطہ معاشی لبرلائزیشن، نجکاری، اور جدید ترین انفراسٹرکچر (موٹرویز اور سی پیک) کی تعمیر رہا ہے. جس نے ملکی معیشت پر گہرے اثرات مرتب کیے۔

1۔ پہلے دور کی معاشی اصلاحات اور نجکاری (93-1990ء):

- غریبوں کے لیے 'بیت المال' قائم ہوا۔
- 1990ء میں نئی صنعتی پالیسی کا اعلان کیا گیا۔
- 1991ء میں 'نجکاری کمیشن' قائم کیا گیا۔ اس کا مقصد خسارے میں چلنے والے سرکاری اداروں کو نجی شعبے کو بیچ کر قومی خزانے کا بوجھ کم کرنا تھا۔
- بے روزگاری کے خاتمے کے لیے 'خود روزگار سکیم' شروع کی گئی جس کے تحت نوجوانوں کو 3 لاکھ تک کے آسان قرضے دیے گئے۔

2۔ دوسرے دور کی معاشی اصلاحات اور موٹروے (99-1997ء):

❖ زرعی شعبے کو ترجیح دی گئی۔

❖ سرکاری اداروں کی نجکاری کو فروغ دیا۔

❖ 'لاہور-اسلام آباد (M-2) موٹروے تعمیر کی گئی۔

❖ محصولات میں کمی کی گئی تاکہ بین الاقوامی سرمایہ کاری کی راہ ہموار ہو۔

3۔ تیسرے دور کی معاشی اصلاحات اور سی پیک (17-2013ء):

❖ چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) 'منصوبے کا آغاز کیا گیا۔

❖ اربوں ڈالر کے اس منصوبے سے ملک میں سڑکوں، ریلوے، اور توانائی کے ڈھانچے کو جدید بنانا ہے۔

❖ GDP کی شرحِ نمو مستحکم ہو کر 4 سے 5 فیصد سالانہ تک پہنچ گئی۔

❖ غریب خاندانوں کے لیے 'صحت کارڈ سکیم' متعارف کرائی گئی۔

❖ لاہور اور اسلام آباد میں ٹریفک کے دباؤ کو کم کرنے کے لیے 'میٹرو بس سسٹم' قائم کیا گیا۔

سوال نمبر7: محترمہ بے نظیر بھٹو کے ادوارِ حکومت کا موازنہ کرتے ہوئے واضح کریں کہ ان کا کون سا دور بہتر رہا؟

محترمہ بے نظیر بھٹو نے دو مرتبہ پاکستان کی وزیرِ اعظم کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ وہ اسلامی دنیا کی پہلی خاتون وزیرِ اعظم تھیں۔ عوامی فلاح، خواتین کی خود مختاری اور ترقیاتی منصوبوں کے لحاظ سے ان کا دوسرا دورِ حکومت پہلے دور کے مقابلے میں زیادہ مربوط اور عوام کے لیے بہتر ثابت ہوا۔

1۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کا پہلا دورِ حکومت (90-1988ء):

❖ آپ نے 2 دسمبر 1988ء کو وزیرِ اعظم کا حلف اٹھایا۔

❖ نوجوانوں کو ملازمتیں دینے کے لیے 'پلیسمنٹ بیورو' قائم کیا۔

❖ عوامی ترقی کے لیے 'پیپلز ورکس پروگرام' شروع کیا۔

❖ خارجہ سطح پر پاکستان دوبارہ دولتِ مشترکہ کا رکن بنا اور چوتھی سارک کانفرنس اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔

❖ سیاسی چپقلش کی وجہ سے صدر غلام اسحاق خان نے صرف 20 ماہ بعد اگست 1990ء میں آئین کی دفعہ 58-2B کا استعمال کرتے ہوئے حکومت برطرف کر دی۔

2۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کا دوسرا دورِ حکومت (96-1993ء):

❖ 1993ء کے انتخابات میں کامیابی کے بعد آپ دوبارہ وزیرِ اعظم بنیں۔

❖ انہوں نے دور رس اصلاحات کیں جن میں آٹھویں پانچ سالہ منصوبے کا آغاز، ملکی تاریخ کی سب سے بڑی اور کامیاب 'پاور پالیسی 1994ء' کا اعلان شامل ہے جس سے بجلی کی لوڈشیڈنگ کا بحران کافی حد تک ختم ہوا۔

دوسرے دور کی زرعی اور فلاحی اصلاحات:

❖ گیس کے لاکھوں نئے کنکشنز دیے گئے۔

❖ پورٹ قاسم کراچی کی توسیع کی گئی۔

❖ 'عوامی ٹریکٹر سکیم' کے تحت رعایتی ٹریکٹرز فراہم کیے گئے۔

❖ دوسرے دور میں کسانوں کی مالی مدد کے لیے باقاعدہ 'کسان بینک' قائم کیا گیا۔

خواتین کی ترقی اور پولیو کا مستقل خاتمہ:

❖ خواتین کے لیے 'فرسٹ وومن بینک' اور علیحدہ 'وومن پولیس اسٹیشنز' قائم کیے گئے۔

❖ بچوں کو معذوری سے بچانے کے لیے ملک گیر 'انسدادِ پولیو مہم' کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

3۔ موازنہ اور نتیجہ (عوام کے لیے کون سا دور بہتر تھا؟):

بے نظیر بھٹو کا دوسرا دورِ حکومت (96-1993ء) عوام کے لیے زیادہ بہتر اور سود مند رہا۔ پہلے دور میں ناتجربہ کاری اور صدر سے اختلافات کی وجہ سے کام نہ ہو سکا، جبکہ دوسرے دور میں پاور پالیسی، کسان بینک، انسدادِ پولیو مہم اور خواتین کے فلاحی اداروں کے قیام جیسے ٹھوس اقدامات نے براہِ راست عوامی زندگی پر گہرے اور مثبت اثرات چھوڑے۔

سوال نمبر8: جنرل ضیاء الحق کے دور میں کی گئی اصلاحات کی وضاحت کریں۔

ذوالفقار علی بھٹو کے مارچ 1977ء کے انتخابات میں مبینہ دھاندلی کے خلاف پاکستان قومی اتحاد (PNA) نے شدید احتجاجی تحریک شروع کی۔ حالات خراب ہونے پر فوج کے سربراہ جنرل محمد ضیاء الحق نے 5 جولائی 1977ء کو ملک میں مارشل لا نافذ کر دیا۔

ان کا دورِ حکومت 1988ء تک قائم رہا اور انہوں نے اپنے دور میں ملکی ڈھانچے کو تبدیل کرنے کے لیے متعدد اہم ترین اصلاحات متعارف کرائیں۔

1۔ صنعتی اور زرعی اصلاحات (Industrial and Agricultural Reforms):

❖ سرمایہ کاروں کو تحفظ فراہم کیا، جس سے ملکی برآمدات میں اضافہ ہوا۔

❖ ضیاء الحق نے ذوالفقار علی بھٹو کی سوشلزم اور نیشنلائزیشن کی پالیسیاں ترک کر دیں۔

❖ زراعت کے شعبے کو ترقی دینے کے لیے انہوں نے عشر کا نفاذ کیا، جس کی شرح بارانی زمین پر 10 فیصد اور نہری زمین پر 5 فیصد تھی۔

2۔ تعلیمی اصلاحات: (Educational Reforms)

❖ 'اسلامیات' اور 'مطالعہ پاکستان' کے مضامین کو گریجوایشن (بی اے / بی ایس سی) تک تمام طلبہ کے لیے لازمی قرار دیا۔

❖ خواتین کی اعلیٰ تعلیم کے لیے علیحدہ یونیورسٹی قائم کرنے کے اقدامات کیے گئے،

❖ ملک بھر میں خواندگی کی شرح بڑھانے کے لیے 'تعلیم بالغاں' کے پروگرامز شروع کیے گئے۔

3۔ **معاشی اصطلاحات: (Economic Reforms)**

- 1980ء سے ملک میں سرکاری سطح پر زکوۃ کا نظام نافذ کیا گیا،
- سود کے خاتمے کے لیے 'سود سے پاک بینکاری' متعارف کرائی گئی
- تمام بینکوں میں نفع و نقصان میں شراکت (PLS) کی بنیاد پر اکاؤنٹس کھولے گئے۔

4۔ **معاشرتی اور شرعی اصلاحات : (Social & Sharjah Reforms)**

- 'قراردادِ مقاصد' کو آئین کا باقاعدہ حصہ بنایا گیا اور ملک میں شرعی عدالتیں قائم کی گئیں۔
- شراب نوشی، چوری اور دیگر سنگین جرائم پر اسلامی سزائیں (حدود آرڈیننس) نافذ کی گئیں۔
- دفتری اوقات میں نمازِ ظہر کے لیے 'نظام صلوٰۃ' قائم کیا گیا۔
- ریڈیو، اخبارات اور ٹی وی پر اسلامی شعائر کی ترویج لازمی کی گئی۔
- نیز غلطیوں سے مبرا قرآن پاک کی طباعت کا بندوبست کیا گیا۔
- قانون کی حکمرانی کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے پاکستان میں امن و امان کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے تجاویز دیں۔
- "قانون کی حکمرانی سے مراد یہ ہے کہ ملک کا ہر شہری، ادارہ اور خود ریاست قانون کے سامنے برابر اور جوابدہ ہوں۔"
- ایک پرامن اور جمہوری معاشرے کی بقا کے لیے قانون کی بالادستی بنیادی شرط ہے

قانون کی حکمرانی کی اہمیت (Importance of Rule of Law) :

- ایک جمہوری ریاست کے بنیادی اصول کے طور پر قانون کی حکمرانی کی بہت اہمیت ہے۔
- لوگ دوسرے کا احترام کرتے ہیں۔
- مساوات اور انصاف کا اصول سب پر لاگو ہوتا ہے۔
- قانون کی حکمرانی سے سب شہری اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہیں۔
- امن امان کی صورتحال میں بہتری کے لیے تجاویز:
- ماورائے عدالت کوئی بھی ایکشن نہ لیا جائے۔
- قانونی اداروں میں سیاسی مداخت کا خاتمہ کیا جائے۔
- ججز طاقتور اداروں کے آلہ کار مت بنیں۔ اور منصفانہ فیصلے دیں۔
- عدالتی نظام میں بہتری لائی جائے۔ ججز کی تقرری 100 فیصد میرٹ پر کی جائے۔
- قانون نافذ کرنے والے اداروں میں نچلی سطح سے اُوپر تک بھرتی میرٹ پر کی جائے۔

یونٹ 4: پاکستان کا جغرافیہ

سوال نمبر 1: پاکستان کے جغرافیائی محل وقوع کی اہمیت پر بحث کریں۔

پاکستان براعظم ایشیا کے جنوب میں واقع ایک انتہائی اہم ملک ہے۔ پاکستان 23.5 تا 37.5 درجے عرض بلد شمالی اور 60.5 تا 79 درجے طول بلد مشرقی کے درمیان واقع ہے۔ اس کی جغرافیائی و سیاسی اہمیت درج ذیل ہے:

1۔ **تجارتی شاہراہ اور شاہراہِ قراقرم:**

پاکستان کے شمال میں واقع چین کے ساتھ شاہراہِ قراقرم (شاہراہِ ریشم) زمینی راستے سے ملی ہوئی ہے جو دونوں ممالک کے مابین اہم تجارتی شاہراہ ہے۔

2۔ **بحیرہ عرب اور اہمیت بحری راستے:**

جنوب میں بحیرہ عرب (بحر ہند) واقع ہے جس کی ساحلی پٹی قریباً 1058 کلو میٹر ہے۔ یہ اہم آبی راستہ پاکستان کو خلیجی ممالک (سعودی عرب، کویت، عمان وغیرہ) سے ملاتا ہے۔

3 ۔ **وسطی ایشیائی ریاستوں تک رسائی :**

شمال مغرب میں واقع وسطی ایشیائی مسلم ریاستیں (قازقستان، ازبکستان وغیرہ) تیل و گیس سے مالا مال ہیں، لیکن ان کا اپنا کوئی ساحل نہیں ہے۔

پاکستان ان کو قریب ترین بحری تجارتی راستہ فراہم کرتا ہے۔

4۔ **یورپ اور ایشیا کا رابطہ پل :**

کراچی اور گوادر پاکستان کی اہم بندرگاہیں ہیں۔ کراچی کا ہوائی اڈہ اور بندرگاہ بحری و ہوائی راستوں کے ذریعے یورپ اور ایشیا کو آپس میں ملا کر اہم تجارتی مرکز بناتے ہیں۔

5۔ **چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC)**

سی پیک منصوبے نے پاکستان کی اہمیت مزید بڑھا دی ہے۔ اس کے ذریعے چینی مصنوعات کم وقت اور لاگت میں عالمی مارکیٹ تک پہنچیں گی، جبکہ پاکستان میں موٹرویز، ریلوے اور صنعتی زونز کا نیٹ ورک قائم ہو رہا ہے۔

6۔ **عسکری توازن اور ایٹمی قوت:**

- پاکستان اسلامی دنیا کی ایک مؤثر عسکری قوت اور عالمی سطح پر تسلیم شدہ ایٹمی طاقت (Nuclear Power) ہے، جو عالمی جوہری تحفظ کی پالیسی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

سوال نمبر 2: اپنے پڑوسی ممالک اور وسطی ایشیا کے ممالک کے حوالے سے پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت کا تجزیہ کریں۔

پاکستان کا کل رقبہ 796,096 مربع کلو میٹر ہے اور یہ اپنے پڑوسیوں اور وسطی ایشیائی ریاستوں کے مابین معاشی و دفاعی لحاظ سے ایک اہم پل کا کام کرتا ہے۔ اس کے محل وقوع کی اہمیت درج ذیل ہے:

1۔ **چین (شمالی ہمسایہ):**

پاکستان کے شمال میں چین واقع ہے جو دنیا کی ایک عظیم معاشی اور عسکری طاقت ہے۔ پاکستان اور چین کے مابین قریباً 599 کلو میٹر لمبی سرحد اور اب سی پیک کے ذریعے دونوں ممالک معاشی خوشحالی کی نئی منزل کی طرف گامزن ہیں۔

2۔ بھارت (مشرقی ہمسایہ):

مشرق میں بھارت کے ساتھ قریباً 2163 کلو میٹر لمبی سرحد ہے اور لائن آف کنٹرول (LoC) کی لمبائی قریباً 861 کلو میٹر ہے۔ مسئلہ کشمیر کی وجہ سے تعلقات کشیدہ ہیں، لیکن یہ سرحد خطے کے استحکام کے لیے اہم ہے۔

3۔ افغانستان (مغربی ہمسایہ):

مغرب میں افغانستان کے ساتھ قریباً 2611 کلو میٹر لمبی سرحد ہے جسے 'ڈیورنڈ لائن' کہا جاتا ہے۔ افغانستان خشکی میں گھرا (Landlocked) ملک ہے، اس لیے پاکستان اسے عالمی تجارت کے لیے سمندری راستہ فراہم کرتا ہے۔

4۔ ایران (جنوب مغربی ہمسایہ):

جنوب مغرب میں ایران کے ساتھ قریباً 909 کلو میٹر طویل سرحد ہے۔ دونوں ممالک کے مابین گہرے معاشی، تجارتی اور ثقافتی تعلقات قائم ہیں۔

5۔ وسطی ایشیائی مسلم ریاستیں: (Central Asian States)

شمال مغرب میں واقع ریاستیں (قازقستان، ازبکستان، تاجکستان، ترکمانستان، کرغیزستان) تیل و گیس سے مالا مال ہیں۔ پاکستان ان ممالک کو کراچی اور گوادر کی بندرگاہوں تک قریب ترین بحری راستہ فراہم کرتا ہے۔

6۔ اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO):

پاکستان، ایران اور ترکیہ اس تنظیم کے بانی اراکین ہیں۔ اس فورم کی بدولت وسطی ایشیائی ریاستوں اور پڑوسیوں کے مابین تجارتی، معاشی اور ثقافتی روابط کو فروغ مل رہا ہے۔

حاصل کلام:

پاکستان کا محلِ وقوع پڑوسیوں اور وسطی ایشیا کے لیے ایک تجارتی راہداری کی حیثیت رکھتا ہے، جو علاقائی سلامتی اور معاشی تعاون کا سب سے بڑا ضامن ہے۔

سوال 3: پاکستان کے طبعی خدوخال مختلف علاقوں میں مختلف کیوں ہیں؟ وضاحت کریں۔

پاکستان کا طبعی ماحول انتہائی متنوع ہے؛ اس کا قریباً 58 فیصد رقبہ پہاڑوں اور سطوحِ مرتفع پر، جبکہ 42 فیصد رقبہ میدانوں اور ریگستانوں پر مشتمل ہے۔ اس تنوع کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ شمالی اور شمال مغربی پہاڑی سلسلے:

یہاں دنیا کے بلند ترین پہاڑی سلسلے (ہمالیہ، قراقرم اور ہندوکش) واقع ہیں۔ ان میں کے ٹو (8611 میٹر) اور نانگا پربت (8126 میٹر) شامل ہیں، جو سارا سال برف اور گلیشیئرز سے ڈھکے رہتے ہیں۔

2۔ مغربی پہاڑی سلسلے اور درے:

مغرب میں کوہِ سفید، کوہِ سلیمان اور کیرتھر کے سلسلے ہیں۔ کوہِ سلیمان کی بلند چوٹی تختِ سلیمان (3443 میٹر) ہے۔ ان پہاڑوں میں تاریخی درے (خیبر، لواری، بولان، خنجراب) واقع ہیں جو تجارتی راستے فراہم کرتے ہیں۔

3۔ سطوحِ مرتفع (Plateaus):

سطحِ مرتفع پوٹھوہار: دریائے سندھ اور جہلم کے درمیان واقع ہے، جہاں کوہِ نمک موجود ہے۔

سطحِ مرتفع بلوچستان: کوہِ سلیمان کے مغرب میں واقع ایک بنجر اور ناہموار خطہ ہے جہاں ہامونِ مشخیل جھیل واقع ہے۔

4۔ دریائے سندھ کے میدان:

بالائی میدان: شوالک کی پہاڑیوں سے مٹھن کوٹ تک پھیلا ہوا ہے جہاں پنجاب کے دریا سندھ سے ملتے ہیں۔

زیریں میدان: مٹھن کوٹ سے ٹھٹھہ تک کا انتہائی زرخیز علاقہ ہے جو زراعت کا مرکز ہے۔

5۔ ریگستانی اور صحرائی علاقے:

پاکستان میں وسیع صحرا پائے جاتے ہیں جن میں چولستان (بہاولپور)، تھل (جھکر)، تھر (سندھ) اور خاران (بلوچستان) شامل ہیں۔

طرزِ زندگی پر اثرات:

طبعی تنوع کی وجہ سے لوگوں کا رہن سہن مختلف ہے۔ میدانی علاقوں کے لوگ زراعت، پہاڑی علاقوں کے لوگ سیاحت و گلہ بانی، جبکہ صحرائی علاقوں کے لوگ خانہ بدوش زندگی گزارتے ہیں۔

سوال نمبر 4: ماہر موسمیات کوپن کی موسمیاتی درجہ بندی کو مدنظر رکھ کر پاکستان کی آب وہوا کا تجزیہ کریں اور اس کے اثرات بیان کریں۔

کسی جگہ کے موسم کی طویل مدتی اوسط کیفیت کو آب وہوا کہتے ہیں۔ ایک جرمن ماہر موسمیات 'کوپن (Koppen)' کی درجہ بندی کے مطابق پاکستان کی آب وہوا کو درج ذیل پانچ بڑے خطوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ نیم حاری خشک سردی والا خطہ (Sub-Tropical Semi-Arid)

اس خطے میں کراچی، حیدرآباد اور جنوبی خیرپور کے ڈویژن شامل ہیں۔ یہاں سالانہ اوسط درجہ حرارت ہمیشہ $18^{\circ}C$ سے اوپر رہتا ہے

2۔ حاری خشک خطہ (Tropical Arid Region)

اس خطے میں جنوبی قلات اور دریائی سندھ کا مکمل میدان شامل ہے۔ خشک سردیوں کے ساتھ سالانہ اوسط درجہ حرارت ہمیشہ $18^{\circ}C$ رہتا ہے۔

3۔ نیم سرد خشک گرمی والا خطہ (Cold Semi-Arid)

اس خطے میں جنوبی اور وسطی کشمیر کے پہاڑی علاقے، پشاور، ڈیرہ اسماعیل خان، کوئٹہ اور قلات ڈویژن کا نصف شمالی حصہ شامل ہے اور یہ خطہ پھلوں کی پیداوار کے لیے مشہور ہے۔

4۔ برف سے ڈھکے جنگلات کی آب و ہوا والا خطہ (Snow Forest Climate):

اس خطے میں پاکستان کے شمالی بلند پہاڑی علاقے اور کشمیر کے کچھ حصے شامل ہیں۔ یہاں شدید سردی پڑتی ہے اور سرد ترین مہینے کا اوسط درجہ حرارت منفی 30 ڈگری سینٹی گریڈ سے بھی کم رہتا ہے، جبکہ گرم ترین مہینے کا اوسط درجہ حرارت 0 سے 22 ڈگری سینٹی گریڈ درمیان ہوتا ہے۔

5۔ شدید سردی کی آب وہوا والا خطہ: (Extreme Cold Climate)

یہ خطہ کشمیر کے مشرقی اور شمالی حصوں (گلگت بلتستان اور لداخ) پر مشتمل ہے۔ یہاں گرم ترین مہینے کا اوسط درجہ حرارت بھی 0 اور 10 ڈگری سینٹی گریڈ درمیان ہوتا ہے۔ اور سال کا بیشتر حصہ شدید برف باری ہوتی ہے۔

انسانی معیشت اور طرزِ زندگی پر آب وہوا کے اثرات :

- ❖ آب وہوا کے اثرات انسانی زندگی پر بہت گہرے ہیں۔
- ❖ پہاڑی علاقوں میں لوگ سردیوں سے قبل ہی غذائی اجناس جمع کر لیتے ہیں، موٹے کپڑے پہنتے ہیں اور چھوٹے مکانات بناتے ہیں۔
- ❖ میدانی علاقوں میں کسان موسم سرما اور گرما میں طرح طرح کی فصلیں اگاتے ہیں اور یہاں کے مکانات کھلے اور ہوادار ہوتے ہیں۔
- ❖ صحرائی علاقوں میں لوگ لو سے بچنے کے لیے جسم کو ڈھانپ کر رکھتے ہیں اور راتوں کو سفر کرتے ہیں۔

سوال نمبر5: موسمیاتی تبدیلی پاکستان میں کیسے مختلف قدرتی آفات کا باعث بن رہی ہے؟ وضاحت کریں۔

"موسمیاتی تبدیلی (Climate Change) اور عالمی حدت (Global Warming) موجودہ دور میں پاکستان کی معیشت اور بقا کے لیے سب سے بڑا خطرہ بن چکے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ملک کو درج ذیل تباہ کن قدرتی آفات کا سامنا ہے:

1۔ شدید اور بے ترتیب سیلاب: (Floods)

موسمیاتی تبدیلیوں (درجہ حرارت میں اضافے اور گلیشیئرز پگھلنے) کی وجہ سے پاکستان میں غیر متوقع بارشیں اور شدید سیلاب آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ 1955ء سے 2025ء کے دوران آنے والے بدترین سیلابوں نے پنجاب، سندھ اور خیبر پختونخوا میں بھاری جانی ومالی نقصان پہنچایا۔

2۔ گرمی کی لہر اور ہیٹ ویوز: (Heat Waves)

روزمرہ درجہ حرارت میں اچانک اضافہ ہیٹ ویو کا باعث بنتا ہے، جس سے جنوبی سندھ، بلوچستان اور جنوبی پنجاب شدید متاثر ہوتے ہیں جہاں درجہ حرارت 50°C سے بڑھ جاتا ہے۔ اس کی سب سے بدترین مثال جیکب آباد ہے، جہاں جون میں ریکارڈ 53°C درجہ حرارت دیکھا گیا ہے۔

3۔ خشک سالی: (Droughts)

کسی مخصوص علاقے میں طویل عرصے تک اوسط سے کم بارش ہونا خشک سالی کہلاتا ہے۔ پاکستان کے کئی بارانی اور صحرائی علاقے پانی کی شدید کمی اور خشک سالی کا سامنا کر رہے ہیں، جس سے زراعت اور کسانوں کا روزگار تباہ ہو رہا ہے۔

4۔ لینڈ سلائیڈنگ اور برفانی تودے:

یہ شمالی پہاڑی علاقوں میں عام ہے۔ اس کی وجوہات کمزور زمین، جنگلات کی کٹائی اور ناپائیدار ڈھلوانیں ہیں۔

5۔ سمندری طوفان اور طغیانی: (Cyclones)

پاکستان کی ساحلی پٹی سمندری طوفانوں اور طغیانی کے لیے نہایت حساس ہے۔ 1971ء سے لے کر 2010ء تک پاکستان کے ساحلوں پر 15 بڑے سمندری طوفان ریکارڈ کیے گئے۔

معاشی اثر:

- ❖ ان آفات سے تیار فصلیں اور سڑکیں / پل تباہ ہو جاتے ہیں، جس سے ملک میں مہنگائی، غذائی قلت اور اربوں روپے کا معاشی نقصان ہوتا ہے۔

سوال نمبر6: پاکستان میں مختلف قسم کے جنگلات کی مقامی تقسیم کی وضاحت کریں۔

جنگلات کسی بھی ملک کے ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھنے، آب وہوا کو خوشگوار بنانے اور معیشت کی ترقی کے لیے ناگزیر ہیں۔

پاکستان کے طبعی خدوخال اور آب وہوا کے تنوع کی وجہ سے یہاں مختلف اقسام کے جنگلات پائے جاتے ہیں جن کی مقامی تقسیم درج ذیل ہے۔

1۔ سدابہار جنگلات (Evergreen Forests)

یہ وہ جنگلات ہیں جو سال بھر سرسبز و شاداب رہتے ہیں۔ یہ ترسطح مرتفع پوٹھوہار کے علاقے، کوہِ نمک (Salt Range) اور شمالی پہاڑی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ ان میں دیودار (Deodar Cedar) اور بلیو پائن (Blue Pine) جیسے قیمتی درخت شامل ہیں جو فرنیچر سازی میں استعمال ہوتے ہیں۔

2۔ مخروطی جنگلات (Coniferous Forests)

یہ نوکیلے پتوں والے سدا بہار درخت مری، شمالی علاقہ جات، سوات اور زیارت (بلوچستان) جیسے بلند پہاڑی مقامات پر پائے جاتے ہیں۔

ان میں شاہ بلوط، صنوبر، اور چلغوزے کے درخت اہم ہیں۔

3۔ دریائی یا بیلا کے جنگلات (Riverine Forests)

یہ دریاؤں کے سیلابی میدانوں بالخصوص صوبہ سندھ میں دریائے سندھ کے ساتھ (ٹھٹھہ، حیدرآباد، سکھر وغیرہ) واقع ہیں۔

ان میں شیشم، کیکر اور شہتوت کے درخت اگتے ہیں جو فرنیچر اور ماچس سازی میں استعمال ہوتے ہیں۔

4۔ مصنوعی یا آبپاشی والے جنگلات (Irrigated Forests)

لکڑی کی ضرورت پوری کرنے کے لیے پنجاب اور سندھ کے میدانوں میں یہ جنگلات لگائے گئے ہیں۔ ان میں چھانگا مانگا، چیچہ وطنی اور خانیوال مشہور ہیں، جن کی لکڑی کھیلوں کے سامان اور ماچس کی صنعت میں استعمال ہوتی ہے۔

5۔ ساحلی جنگلات یا مینگروز (Mangroves Forests)

یہ سندھ اور بلوچستان کے دلدلی ساحلی علاقوں (بحیرہ عرب) میں پائے جاتے ہیں۔ یہ طوفانی لہروں کو روکنے اور سمندری حیات (مچھلیوں، جھینگوں) کی پرورش کے لیے انتہائی اہم ہیں۔

6۔ صحرائی نباتات اور جھاڑیاں:(Desert Vegetation)

صوبہ پنجاب، سندھ اور بلوچستان کے شدید گرم اور خشک صحرائی علاقوں میں کانٹوں والی جھاڑیاں اور پودے ملتے ہیں۔ یہ نباتات کم بارش اور زیادہ درجہ حرارت کو برداشت کرنے کی قدرتی صلاحیت رکھتی ہیں۔

سوال نمبر7: قدرتی پودوں اور جنگلات کو متاثر کرنے والے جغرافیائی، موسمی، سیاسی، ثقافتی، اقتصادی اور صنعتی پہلوؤں کا احاطہ کریں۔

کسی بھی ملک میں قدرتی پودوں، نباتات اور جنگلات کی نشو و نما اور اقسام کا انحصار وہاں پائے جانے والے قدرتی اور انسانی عوامل پر ہوتا ہے۔

پاکستان میں جنگلات کی ساخت کو متاثر کرنے والے بنیادی پہلو درج ذیل ہیں۔

1۔ جغرافیائی عوامل (Geographical Factors)

طبعی خدوخال، بلندی، ڈھلان اور پانی سے فاصلہ درختوں کی اقسام کا تعین کرتے ہیں۔ مثلاً بلند پہاڑوں پر مخروطی اور سیلابی میدانوں میں دریائی (بیلا) جنگلات اگتے ہیں۔

2۔ موسمی عوامل (Climatic Factors)

درجہ حرارت، بارش اور روشنی جنگلات کی زندگی کے ضامن ہیں۔ استوائی جنگلات کو مسلسل بارش چاہیے ہوتی ہے، جبکہ خشک سالی، طوفان اور موسمیاتی تبدیلیاں پودوں کے رقبے کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

3۔ سیاسی عوامل(Political Factors)

حکومتی اور انتظامی فیصلوں کے تحت سڑکوں، موٹرویز کی تعمیر اور شہروں کی توسیع کے لیے بڑے پیمانے پر درختوں کی کٹائی کی جاتی ہے۔

4۔ ثقافتی عوامل (Cultural Factors)

کئی روایتی ثقافتیں جنگلات کو مقدس یا معاشی طور پر اہم سمجھ کر ان کا تحفظ کرتی ہیں۔ مقامی لوگ پودوں سے ادویات بنانے اور پائیدار کٹائی کا روایتی علم رکھتے ہیں۔

5۔ اقتصادی عوامل(Economic Factors)

دیہی کمیونٹیز روزگار، ایندھن (لکڑی / کوئلہ) اور زراعت کے لیے زمین صاف کرنے کے لیے جنگلات پر انحصار کرتی ہیں، جس سے متبادل ذرائع نہ ہونے کی وجہ سے رقبہ کم ہو رہا ہے۔

6۔ صنعتی عوامل(Industrial Factors)

فیکٹریوں کی فضائی و آبی آلودگی اور کیمیکل ملا پانی ساحلی مینگرووز اور جنگلی حیات کو تباہ کر رہا ہے۔ اب ان کی نگرانی کے لیے ریموٹ سینسنگ اور GIS جیسی جدید ٹیکنالوجی استعمال ہو رہی ہے۔

سوال نمبر8: نامیاتی ایندھن (Fossil Fuels) کی کھپت کے ماحولیاتی اثرات بیان کریں۔

نامیاتی ایندھن (کوئلہ، تیل، اور گیس) کے بڑھتے ہوئے استعمال سے ماحول پر درج ذیل مہلک اثرات مرتب ہو رہے ہیں:

1۔ عالمی حدت(Global Warming):

ان کے جلنے سے کاربن ڈائی آکسائیڈ (CO_2) اور میتھین (CH_4) جیسی گرین ہاؤس گیسیں خارج ہوتی ہیں، جو زمین کی حرارت کو فضا سے باہر جانے سے روک کر 'گلوبل وارمنگ' کا باعث بنتی ہیں۔

2۔ فضائی آلودگی:

گاڑیوں اور فیکٹریوں سے نکلنے والا دھواں فضا میں زہریلی گیسیں شامل کرتا ہے، جس سے انسانی صحت شدید متاثر ہوتی ہے اور سانس کی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔

3۔ اوزون کی پرت کو نقصان:

صنعتی گیسوں کی وجہ سے زمین کی حفاظتی ڈھال یعنی 'اوزون کی پرت' کو نقصان پہنچ رہا ہے، جس سے سورج کی خطرناک الٹراوائلٹ (بالا بنفشی) شعاعیں براہِ راست زمین تک پہنچ کر حدت بڑھاتی ہیں۔

4۔ قدرتی آفات کا خطرہ:

عالمی حدت کے باعث بے ترتیب بارشوں، شدید سیلاب، طویل خشک سالی اور جنگلات کی آگ جیسے خطرات بڑھ رہے ہیں، جس سے زراعت اور انفراسٹرکچر کو نقصان پہنچتا ہے۔

سوال نمبر9: گلوبل وارمنگ انسانی زندگی پر کیسے اثرانداز ہوتی ہے؟ وضاحت کریں۔

گلوبل وارمنگ(Global Warming) :

انسانی سرگرمیوں اور گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کی وجہ سے کرہ ارض کے اوسط درجہ حرارت میں مسلسل اضافہ گلوبل وارمنگ کہلاتا ہے۔ گلوبل وارمنگ (زمین کے اوسط درجہ حرارت میں اضافہ) انسانی زندگی پر درج ذیل منفی اثرات مرتب کرتی ہے:

1۔ شدید ہیٹ ویوز اور صحت کے مسائل:

شدید گرمی کی لہروں سے ہیٹ اسٹروک، پانی کی شدید کمی (Dehydration) اور دیگر جان لیوا طبی مسائل جنم لیتے ہیں۔

2۔ گلیشیئرز کا پگھلنا اور سمندری سطح میں اضافہ:

درجہ حرارت بڑھنے سے گلیشیئرز پگھل رہے ہیں، جس سے سمندر کی سطح بلند ہو کر ساحلی شہروں کے لیے سیلاب کا خطرہ بڑھا رہی ہے۔

3۔ غیر متوقع بارشیں اور سیلاب:

بخارات بننے کا عمل تیز ہونے سے اچانک طوفانی بارشیں (Cloudbursts) اور تباہ کن سیلاب آتے ہیں، جو لوگوں کو بے گھر اور معیشت کو مفلوج کرتے ہیں۔

4۔ جنگل کی آگ اور ماحولیاتی نقصان:

طویل گرمی اور خشکی کی وجہ سے جنگلات میں خود بخود آگ لگنے کے واقعات بڑھ رہے ہیں، جو قیمتی لکڑی، ماحول اور حیاتیاتی تنوع کو تباہ کر رہے ہیں۔

5۔ غذائی عدم تحفظ اور زرعی پیداوار میں کمی:

موسموں کے بدلتے چکر اور خشک سالی سے تیار فصلیں تباہ ہو رہی ہیں، جس سے زرعی پیداوار میں کمی، مہنگائی اور غذائی قلت پیدا ہوتی ہے۔

6۔ مہلک بیماریوں کا پھیلاؤ:

گرم اور مرطوب موسم مچھروں اور جراثیموں کی افزائش کے لیے سازگار ہے، جس کی وجہ سے ڈینگی، ملیریا اور پانی سے پیدا ہونے والی وبائی بیماریاں تیزی سے پھیل رہی ہیں۔

یونٹ 5: پاکستان اور بین الاقوامی امور

سوال نمبر1: پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد اور اہمیت بیان کریں۔

"خارجہ پالیسی سے مراد کسی ملک کی دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات کی حکمتِ عملی اور لائحہ عمل ہے۔"

خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد (Objectives)

1۔ نظریہ پاکستان کا تحفظ (Protection of Pakistan's Ideology):

پاکستان اسلامی نظریے پر قائم ہوا، اس لیے خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد اس نظریے کا تحفظ ہے۔ اس کے تحت برادر اسلامی ممالک کے ساتھ معاشی، سیاسی اور ثقافتی معاہدوں کو فروغ دیا جاتا ہے۔

2۔ قومی تحفظ اور سالمیت (Protection of National Integrity):

ملک کے اقتدارِ اعلیٰ اور جغرافیائی حدود کا دفاع کرنا خارجہ پالیسی کا اولین مقصد ہے۔ ملکی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے اندرونی یکجہتی کے ساتھ بیرونی دنیا سے بہتر تعاون حاصل کیا جاتا ہے۔

3۔ ثقافت کا فروغ (Cultural Promotion):

پاکستانی ثقافت اسلامی اقدار (رواداری، حیا، احترامِ انسانیت) کی آئینہ دار ہے۔ خارجہ پالیسی کے ذریعے ایسے ممالک سے دوستانہ تعلقات اور ثقافتی وفود کا تبادلہ کیا جاتا ہے جس سے ہماری ثقافت محفوظ رہے اور اس کا فروغ ہو۔

4۔ معاشی ترقی (Economic Development):

پاکستان بڑی طاقتوں، پڑوسیوں اور اسلامی ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات قائم رکھ کر ان کے تجربات سے فائدہ اٹھاتا ہے، تاکہ اپنی زراعت اور صنعت کو ترقی دے کر ملکی معیشت کو مستحکم کر سکے۔

خارجہ پالیسی کی اہمیت (Importance)

1۔ علاقائی استحکام (Regional Stability):

پاکستان کی خارجہ پالیسی ہمسایہ ممالک (چین، ایران وغیرہ) کے ساتھ مضبوط تعلقات قائم کر کے خطے میں امن برقرار رکھتی ہے، جس سے ملک کے لیے تجارتی اور اقتصادی مواقع بڑھتے ہیں۔

2۔ مضبوط دفاع (Strong Defense):

ملکی خود مختاری کو لاحق خطرات کو روکنے، ضروری فوجی ساز و سامان حاصل کرنے اور عالمی سطح پر اتحاد بنانے کے لیے خارجہ پالیسی انتہائی ضروری ہے۔

3۔ تجارت اور سرمایہ کاری (Trade and Investment):

ایک مؤثر خارجہ پالیسی بیرونی دنیا سے غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرتی ہے اور تجارتی معاہدوں کے ذریعے پاکستانی اشیاء کے لیے نئی عالمی منڈیاں کھولتی ہے۔

4۔ اقتصادی سفارت کاری (Economic Diplomacy):

اس کے ذریعے پاکستان کو سازگار تجارتی مواقع حاصل ہوتے ہیں، جس سے ملک میں ملازمتیں پیدا ہوتی ہیں اور عوام کا معیارِ زندگی بلند ہوتا ہے۔

5۔ مثبت تاثر (Positive Image):

پاکستان اپنی خارجہ پالیسی کو دنیا کے سامنے ایک ترقی پسند، اعتدال پسند اور پرامن قوم کے طور پر اپنا مثبت تشخص (Image) پیش کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔

سوال نمبر2: پاکستان کے اسلامی تعاون تنظیم (OIC) کے رکن ممالک کے ساتھ تعلقات کا احاطہ کریں۔

1969ء میں جب اسرائیلیوں نے مسلمانوں کے مقدس مقام مسجدِ اقصیٰ کو آگ لگائی تو دنیا بھر کے مسلمانوں میں شدید غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ اس کے بعد مسلم ممالک کے رہنما مراکش کے شہر رباط میں اکٹھے ہوئے جہاں پاکستان کی تجویز پر 'ایران اور ترکیہ' سمیت تمام مسلم ممالک نے تائید کی اور 1969ء میں اسلامی کانفرنس تنظیم) موجودہ اسلامی تعاون تنظیم (OIC) کا قیام عمل میں آیا۔ اس کا صدر دفتر جدہ (سعودی عرب) میں ہے۔

دفاعی تعاون:

پاکستان نے تمام ممالک کو دفاعی طور پر مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

اسلامی ممالک کی نمائندگی:

اسلامی تعاون تنظیم (OIC) کے پلیٹ فارم پر عالمِ اسلام کے مسائل کے حل کے لیے مشترکہ لائحہ عمل تیار کیا جاتا ہے۔

معاشی تعاون:

پاکستان نے او آئی سی (OIC) کے رکن ممالک کے ساتھ مل کر ایک مشترکہ معاشی منڈی بنانے کے لیے بھی مسلسل کوششیں کی ہیں۔

پاکستان کا فعال کردار:

پاکستان نے 1969ء سے اب تک تمام اجلاسوں میں شرکت کی ہے اور مسلم اتحاد اور حقوق کے لیے اقوامِ متحدہ سمیت ہر فورم پر کھل کر آواز اٹھائی ہے۔

برادرانہ تعلقات:

پاکستان کے سعودی عرب، ایران، ترکی، اور یو اے ای سمیت تمام رکن ممالک سے گہرے تعلقات ہیں، اور ان ممالک نے ہمیشہ مسئلہ کشمیر پر پاکستانی مؤقف کی حمایت کی ہے۔

سوال نمبر3: پاکستان کے چین کے ساتھ سفارتی تعلقات بیان کرتے ہوئے ان کی اہمیت واضح کریں۔

پاک چین دوستی بین الاقوامی تعلقات کی تاریخ میں ایک لازوال اور مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ 1949ء میں عوامی جمہوریہ چین کے قیام کے بعد پاکستان نے چین کو سب سے پہلے تسلیم کیا۔ اور باقاعدہ سفارتی روابط کا آغاز کیا۔

1۔ پاک بھارت جنگوں میں چین کا تعاون:

ابتدا ہی سے چین پاکستان کا مخلص دوست رہا ہے۔ پاک بھارت جنگوں (1965ء اور 1971ء) کے علاوہ حالیہ 2025ء کی پاک بھارت کشیدگی اور 'آپریشن بنیان المرصوص' کے موقع پر بھی چین نے سفارتی اور عسکری محاذ پر پاکستان کی مکمل حمایت اور تعاون کا اعلان کیا۔

2۔ عالمی سطح پر مشکلات:

اپنے ابتدائی دور میں جب چین کو امریکہ اور مغربی دنیا کی طرف سے شدید مخالفت اور عالمی تنہائی کا سامنا تھا، پاکستان نے امریکہ کا اتحادی ہونے کے باوجود چین کا مخلصانہ ساتھ دیا۔ اقوامِ متحدہ کی مستقل رکنیت حاصل کرنے کے لیے پاکستان نے چین کی کھلے دل سے معاونت کر کے دوستی کا حق نبھایا۔

3۔ پاکستان کی قومی ترقی میں چین کا کردار:

پاکستان میں ٹینک سازی اور جے ایف-17 تھنڈر جیسے جدید طیاروں کی مشترکہ پیداوار چین کی تکنیکی مدد کی مرہونِ منت ہے، جس سے پاکستان کی اسلحہ سازی کی صنعت کو زبردست ترقی ملی۔

4۔ شاہراہِ قراقرم (شاہراہِ ریشم):

پاک چین دوستی کی سب سے بڑی زمینی اور مضبوط علامت شاہراہِ قراقرم ہے جو 'شاہراہِ ریشم' کے نام سے بھی جانی جاتی ہے۔ یہ عظیم شاہراہ سلسلہ قراقرم کی چٹانوں کو کاٹ کر بنائی گئی ہے جو زمینی راستے سے چین کے صوبے سنکیانگ کو پاکستان سے ملاتی ہے اور باہمی تجارت کا بڑا ذریعہ ہے۔

5۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری منصوبہ (CPEC):

سی پیک (CPEC) موجودہ دور کا سب سے بڑا تجارتی منصوبہ ہے جس کا مقصد گوادر بندرگاہ، جدید ریلوے اور موٹرویز کے نیٹ ورک کے ذریعے چین کے شمال مغربی علاقے سنکیانگ تک تیل اور گیس کی ترسیل کو کم سے کم وقت میں ممکن بنانا ہے۔

سوال نمبر4: پاکستان کے بھارت کے ساتھ سفارتی تعلقات بیان کرتے ہوئے امن کے راستے میں رکاوٹ بننے والی مشکلات کا تجزیہ کریں۔

پاکستان اور بھارت کے مابین سفارتی تعلقات ہمیشہ سے کشیدگی اور تنازعات کا شکار رہے ہیں۔

دونوں ممالک کے تعلقات کا تجزیہ اور امن کے راستے کی رکاوٹیں درج ذیل ہیں:

1۔ مسئلہ کشمیر (بنیادی رکاوٹ):

یہ دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کی اصل وجہ ہے۔ بھارت نے کشمیر پر غاصبانہ تسلط قائم کر رکھا ہے اور اقوامِ متحدہ کی قراردادوں کے باوجود کشمیریوں کو ان کا حقِ خودارادیت دینے سے انکار کر رہا ہے۔

2۔ عسکری تنازعات اور جنگیں:

کشمیر کے تنازع پر دونوں ممالک کے مابین 1948ء، 1965ء اور 1971ء کی بڑی جنگوں کے علاوہ 1999ء میں کارگل کا معرکہ ہو چکا ہے، جس سے خطے میں ہتھیاروں کی دوڑ بڑھی۔

3۔ بھارت کے یکطرفہ اقدامات:

اگست 2019ء میں بھارت نے مقبوضہ کشمیر کی خصوصی حیثیت (آرٹیکل 370) منسوخ کی، جس سے سفارتی تعلقات شدید متاثر ہوئے اور سرحدیں و تجارت بند ہو گئیں۔

4۔ حالیہ عسکری کشیدگی (2025ء):

مئی 2025ء میں بھارتی جارحیت کے جواب میں پاک فضائیہ نے 'آپریشن بنیان المرصوص' کے تحت بھرپور کارروائی کرتے ہوئے بھارت کے جنگی طیارے گرائے اور دفاعی نظام تباہ کیا، جس کے بعد بین الاقوامی ثالثی سے جنگ بندی ہوئی۔

5۔ کرتارپور راہداری (مثبت مثال):

شدید کشیدگی کے باوجود 2019ء میں کرتارپور راہداری کا افتتاح کیا گیا، جس کے ذریعے بھارتی سکھ یاتریوں کو ویزا کے بغیر مزار تک رسائی دی گئی۔ یہ عوامی سطح پر پرامن جذبات کی ایک واحد مثال ہے۔

حاصلِ کلام (Conclusion)

پاکستان اور بھارت کے مابین پائیدار امن کا راستہ صرف اور صرف مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل اور اقوامِ متحدہ کی قراردادوں پر عمل درآمد سے ہی ممکن ہے۔

جب تک بھارت اپنی جارحانہ پالیسیاں ترک کر کے سنجیدہ مذاکرات کا آغاز نہیں کرتا، تب تک خطے میں حقیقی استحکام کا خواب ادھورا رہے گا۔

سوال نمبر5: اقوام متحدہ کے اداروں کا تعارف اور ذمہ داریاں بیان کریں۔

اقوامِ متحدہ کے مندرجہ ذیل چھے بنیادی ادارے ہیں:

(i) جنرل اسمبلی (ii) سلامتی کونسل (iii) تولیتی کونسل

(iv) معاشی و معاشرتی کونسل (v) بین الاقوامی عدالتِ انصاف

(vi) سیکرٹیریٹ

1۔ جنرل اسمبلی:(General Assembly)

یہ اقوامِ متحدہ کا سب سے بڑا ادارہ ہے جس میں تمام رکن ممالک کے نمائندے شریک ہوتے ہیں اور اس کا اجلاس ہر سال ستمبر میں ہوتا ہے۔

ذمہ داریاں:

(i) بجٹ کی منظوری

(ii) سلامتی کونسل کے غیر مستقل ارکان کا انتخاب

(iii) نئی ریاستوں کو رکنیت دینا

(iv) دنیا بھر میں امن کے قیام کے لیے اقدامات

2۔ سلامتی کونسل :(Security Council)

یہ اقوامِ متحدہ کا سب سے اہم انتظامی ادارہ ہے جس کے کل 15 ارکان ہیں۔ ان میں 5 مستقل ارکان (امریکہ، روس، برطانیہ، فرانس اور چین) شامل ہیں۔

جن کے پاس کسی بھی فیصلے کو روکنے کا خصوصی اختیار ہے جسے 'ویٹو '(Veto) کہا جاتا ہے۔

ذمہ داریاں:

(i) دنیا میں امن و امان قائم کرنا

(ii) بین الاقوامی تنازعات کو حل کرنا

(iii) ۔نئے ممالک کی رکنیت اور اس کے خاتمے کی سفارش

3۔ معاشی و معاشرتی کونسل:(Economic and Social Council)

اس کونسل کے کل 54 ارکان ہیں جن کا انتخاب 3 سال کے لیے کیا جاتا ہے۔

ذمہ داریاں: (i) انسانوں کے معیارِ زندگی کو بلند کرنا

(ii) معاشی ترقی کی کوشش کرنا

4۔ بین الاقوامی عدالتِ انصاف:(International Court of Justice)

یہ اقوامِ متحدہ کا اعلیٰ عدالتی ادارہ ہے جس کے ججوں کی کل تعداد 15 ہوتی ہے جن کا چناؤ 9 سال کے لیے کیا جاتا ہے۔

ذمہ داریاں:

(i) ریاستوں کے مابین پیدا ہونے والے قانونی تنازعات کا حل کرانا

(ii) اقوامِ متحدہ کے دیگر اداروں کو قانونی مشورے دینا

5۔ سیکرٹریٹ:(Secretariat)

یہ اقوامِ متحدہ کا مرکزی ریکارڈ اور انتظامی آفس ہے جس کا سربراہ 'سیکرٹری جنرل' کہلاتا ہے جسے جنرل اسمبلی اور سلامتی کونسل 5 سال کے لیے منتخب کرتی ہیں۔

ذمہ داریاں: تمام اداروں کے اجلاسوں کی کارروائیاں، خط و کتابت اور ریکارڈ کو محفوظ رکھنا ہے۔

6۔ تولیتی کونسل :(Trusteeship Council)

یہ ادارہ دوسری جنگِ عظیم کے بعد تباہ حال اور غلام قوموں کی تعلیمی، معاشی اور سماجی ضرورتوں کی نگرانی کے لیے بطور نگران قائم کیا گیا تھا تاکہ وہ آزادی حاصل کرنے کے قابل ہو سکیں، مگر اب یہ ادارہ اپنی افادیت کھو چکا ہے۔

یونٹ6: پاکستان کے وسائل اور معاشی ترقی

سوال نمبر1: پاکستان میں زراعت کی اہمیت، مسائل اور اس میں جدت لانے کے اقدامات کی وضاحت کریں۔

زمین پر کاشت کاری کرنے، فصلیں اگانے اور مویشی پالنے کو زراعت کہتے ہیں۔

زراعت پاکستان کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ جو ملکی معاشی ترقی، جی ڈی پی (GDP)، اور افرادی قوت کو روزگار فراہم کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

زراعت کی اہمیت:

- یہ شعبہ ٹیکسٹائل، شوگر اور فلور ملز جیسی بڑی ملکی صنعتوں کو خام مال فراہم کرتا ہے۔
- ملکی افرادی قوت کا قریباً 37 فیصد حصہ براہِ راست زرعی شعبے سے روزگار حاصل کرتا ہے۔
- پاکستان کی بڑی برآمدات (جیسے کپاس، چاول) اور ملکی آبادی کی خوراک کا انحصار زراعت پر ہے۔
- زراعت پاکستان کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی ہے اور جی ڈی پی (GDP) میں اس کا حصہ 23.5 فیصد ہے۔

زرعی مسائل:

- کسانوں کی جدید ٹیکنالوجی تک رسائی نہیں ہے۔
- کسان اب بھی پرانے طریقوں سے کاشت کاری کرتے ہیں۔

- موسمیاتی تبدیلیاں، شدید سیلاب اور غیر متوقع بارشیں تیار فصلوں کو تباہ کر دیتی ہیں۔
- روایتی آبپاشی نظام کی وجہ سے پانی ضائع ہوتا ہے اور کسانوں کو پانی کی شدید قلت کا سامنا ہے۔
- سیم و تھور کی وجہ سے زمینیں بنجر ہو رہی ہیں اور چھوٹے کسانوں کے پاس سرمائے کی کمی ہے۔

جدت کے لیے اقدامات:

- پانی ذخیرہ کرنے کے لیے نئے ڈیم بنائے جائیں۔
- کھالوں کو پختہ کر کے پانی کا زیاں روکا جائے۔
- کاشت کاروں کو جدید دور کی مفت تربیت دی جائے۔
- کسانوں کو بینکوں سے آسان شرائط پر قرضے دیے جائیں۔
- کسانوں کو اعلیٰ معیار کے بیج، کھادیں، لیزر لیولنگ اور جدید زرعی مشینری فراہم کی جائے۔
- جدید طریقے جیسے ڈرپ اور اسپرنکلر آبپاشی کا نظام متعارف کرایا جائے۔

سوال نمبر2: پاکستان میں ماہی گیری کی صنعت کی اہمیت اور اس کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے کیے گئے اقدامات کا جائزہ لیں۔

ماہی پروری:

- ماہی پروری (Fish Farming) سے مراد مچھلیوں کی افزائش، پرورش اور انہیں تجارتی پیمانے پر پکڑنا ہے۔
- یہ شعبہ ملکی معیشت، روزگار اور غذائی تحفظ کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔
- ماہی گیری کی صنعت کی اقتصادی و سماجی اہمیت (Importance)

جی ڈی پی (GDP) میں حصہ : یہ شعبہ پاکستان کی مجموعی قومی آمدنی (GDP) میں قریباً 1 فیصد حصہ ڈالتا ہے اور ملکی معیشت کو سہارا دیتا ہے۔

روزگار کی فراہمی: ساحلی علاقوں (بالخصوص سندھ اور بلوچستان) میں ماہی گیری لاکھوں لوگوں کے روزگار کا سب سے بڑا اور بنیادی ذریعہ ہے۔

سستی اور معیاری غذا: مچھلی انسانی صحت کے لیے پروٹین کا بہترین اور سستا ذریعہ ہے، جبکہ اس کا تیل مختلف ادویات اور صنعتی مصنوعات میں استعمال ہوتا ہے۔

کثیر زرمبادلہ کا حصول : پاکستان اعلیٰ معیار کی مچھلی اور جھینگے دنیا کے دیگر ممالک کو برآمد (Export) کر کے کروڑوں ڈالرز کا زرمبادلہ کماتا ہے۔

ساحلی معیشت کا فروغ : بحیرہ عرب کے کنارے آباد بستیوں کی تمام تر تجارتی اور اقتصادی سرگرمیوں کا دارومدار اسی صنعت پر ہے۔

بنیادی ڈھانچے (Infrastructure) کی ترقی کے لیے حکومتی اقدامات

حکومت نے ماہی گیری کی صنعت کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے درج ذیل اقدامات کیے ہیں:

گوادر پورٹ اور سی پیک:(CPEC)

سی پیک کے تحت گوادر پورٹ کو ماہی گیری کا عالمی مرکز بنایا جا رہا ہے، جس سے پاکستانی مچھلی کی عالمی منڈیوں تک رسائی تیز ہو گئی ہے۔

جدید ماہی گیری کے آلات کی فراہمی:

ماہی گیروں کو روایتی طریقوں سے نکالنے کے لیے موٹر والی جدید کشتیاں، گہرے سمندر میں مچھلی پکڑنے والے بڑے جال اور نیوی گیشن سسٹم فراہم کیے جا رہے ہیں۔

فش فارمنگ کے منصوبے:

ملک کے اندرونی میدانی علاقوں میں دریاؤں اور تالابوں کے قریب کنٹرول شدہ ماحول میں مچھلی کی افزائش کے لیے فش ہیچریز اور جدید فارمز قائم کیے گئے ہیں۔

مکران کوسٹل ہائی وے کی تعمیر:

بحیرہ عرب کے ساتھ کراچی سے گوادر تک پھیلی یہ جدید شاہراہ مچھلی کو خراب ہونے سے پہلے انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ ملک کی بڑی مارکیٹوں اور بندرگاہوں تک پہنچانے میں مددگار ثابت ہو رہی ہے۔

صنعت کو درپیش چیلنجز اور تجاویز(Challenges & Suggestions)

اہم چیلنجز :ضرورت سے زیادہ مچھلی پکڑنا(Overfishing) ، سمندری آلودگی، فیکٹریوں کا کیمیکل ملا گندا پانی اور جدید ٹیکنالوجی کی کمی اس صنعت کے بڑے مسائل ہیں۔

- **بہتری کے لیے تجاویز:**
- حکومتی تعاون بہت ضروری ہے۔
- مچھلی کو محفوظ بنانے کے اقدامات کیے جائیں۔
- تازہ پانی میں گندے کیمیکلز کو شامل ہونے سے روکا جائے۔
- ماہی گیروں کو جدید ترین تربیت دی جائے۔

سوال نمبر3: پاکستان میں ٹیلی کمیونیکیشنز کی اہمیت اور کردار کا جائزہ لیں۔

"ٹیلی کمیونیکیشنز سے مراد الیکٹرانک ذرائع (موبائل، انٹرنیٹ، سیٹلائٹ) کے ذریعے فاصلے پر معلومات، آواز اور ویڈیوز کی ترسیل ہے۔

یہ جدید دور میں کسی بھی ریاست کے لیے شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے۔"

1۔ اہمیت اور فوائد:

اس شعبے نے رابطوں کو تیز اور آسان بنا کر تجارتی ڈیٹا کی ڈیجیٹل منتقلی اور عالمی معلومات تک فوری رسائی کو ممکن بنایا ہے۔

2۔ سیاسی و معاشرتی کردار:

یہ عوام میں سیاسی شعور اور قومی یکجہتی پیدا کرتا ہے:

ریڈیو اور ٹیلی وژن: تفریح، تعلیم اور لمحہ بہ لمحہ باخبر رکھنے کا ذریعہ ہیں۔

انٹرنیٹ اور ای میل: معلومات کے تبادلے اور پیغام رسانی کا تیز ترین ذریعہ ہیں۔

کمپیوٹر اور آئی ٹی: پیچیدہ کاموں کو سیکنڈوں میں درست انداز سے حل کرتے ہیں۔

سیٹلائٹ: نشریات، مواصلاتی نیٹ ورکس اور دفاعی و موسمیاتی معلومات کے لیے ناگزیر ہے۔

3۔ تعلیم میں کردار:

اساتذہ اور طلبہ انٹرنیٹ کے ذریعے علمی مواد اور تحقیق تک فوری رسائی حاصل کرتے ہیں، جس سے تعلیم کا دائرہ وسیع ہوا ہے۔

4۔ مسائل اور چیلنجز:

دور دراز علاقوں میں پرانا انفراسٹرکچر، زیادہ اخراجات، سائبر سیکیورٹی کے خطرات اور ٹیکنالوجی کی تیزی سے تبدیلی اس شعبے کے بڑے مسائل ہیں۔

حل / تجاویز:

ان مسائل پر قابو پانے کے لیے دور دراز علاقوں میں 5G نیٹ ورک پہنچانا، سستی انٹرنیٹ ڈیوائسز کی فراہمی، اور سائبر قوانین کو سخت کرنا ناگزیر ہے۔

سوال نمبر 4: دیے گئے عنوانات پر نوٹ لکھیں:

(الف) پاکستان کی بڑی فصلوں کی پیداوار اور تقسیم **(ب)** لائیوسٹاک

(الف) پاکستان کی بڑی فصلوں کی پیداوار اور تقسیم

تعارف: پاکستان میں موسم کے لحاظ سے دو طرح کی فصلیں ہوتی ہیں:

فصلِ ربیع (سردیوں کی فصلیں): گندم، چنا

فصلِ خریف (گرمیوں کی فصلیں): چاول، کپاس، گنا

گندم (Wheat): پاکستان کی سب سے اہم غذائی فصل ہے یہ زیادہ تر پنجاب اور سندھ میں اگتی ہے۔ سالانہ پیداوار قریباً 29 ملین ٹن ہے۔

چاول (Rice): اہم غذائی اور برآمدی فصل ہے اسے وافر پانی چاہیے اور یہ پنجاب و سندھ میں کاشت ہوتا ہے۔ سالانہ پیداوار قریباً 10 ملین ٹن ہے۔

کپاس (Cotton): یہ اہم نقد آور فصل ہے جس پر ٹیکسٹائل انڈسٹری کا انحصار ہے۔ یہ پنجاب اور سندھ میں کاشت کی جاتی ہے۔ سالانہ پیداوار قریباً 7 ملین گانٹھیں ہے۔

گنا (Sugarcane): چینی اور گڑ بنانے کے کام آتا ہے۔ یہ پنجاب، سندھ اور خیبر پختونخوا کے نہری علاقوں میں اگتا ہے۔ سالانہ پیداوار قریباً 84 ملین ٹن ہے۔

مکئی اور دیگر فصلیں: مکئی (پیداوار: 8 ملین ٹن) جانوروں کے چارے اور تیل کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ دیگر فصلوں میں دالیں، سرسوں، پھل اور سبزیاں شامل ہیں۔

(ب) لائیوسٹاک (Livestock)

تعارف:

مویشی پالنا پاکستان کے زرعی شعبے کا بنیادی ستون اور دیہی عوام کا اہم روزگار ہے۔ پالتو جانوروں میں گائے، بھینس (دودھ کے لیے)، بیل (کاشت کاری کے لیے) اور بھیڑ، بکریاں (گوشت کے لیے) شامل ہیں۔

- بیل زیادہ تر کاشت کاری کے لیے۔
- گائے اور بھینس دودھ کے حصول کے لیے پالے جاتے ہیں۔
- بھیڑ اور بکریاں ملکی سطح پر گوشت کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔

اہمیت:

لائیوسٹاک کی اہمیت درج ذیل ہے:

1۔ صنعتوں کو خام مال: یہ شعبہ قالین سازی کے لیے اون اور چمڑے کی صنعت (Leather Industry) کے لیے کھالیں فراہم کرتا ہے۔

2۔ مرغ بانی (Poultry): موجودہ دور میں چکن اور انڈوں کی فراہمی کے لیے پولٹری فارمنگ ایک منظم صنعت کا درجہ اختیار کر چکی ہے۔

3۔ درپیش مسائل:

(i) جانوروں کی وبائی بیماریوں (ii) کسانوں کے پاس سرمائے کی کمی

(iii) جدید تحقیق کا فقدان (iv) مارکیٹ تک محدود رسائی

4۔ ترقیاتی اقدامات:

(i) جانوروں کے لیے مفت ویکسین فراہم کی جائے۔

(ii) کسانوں کو آسان قرضے دیئے جائیں۔

(iii) اچھی چراگاہوں کو قائم کیا جائے۔

(iv) ماحول کو نقصان سے بچانے کے لیے فضلے کا مناسب انتظام ضروری ہے۔

یونٹ 7: پاکستان کے وسائل اور معاشی ترقی

سوال نمبر 1: قومی تعمیر اور ترقی میں اقلیتوں کا کردار بیان کریں۔

قومی تعمیر اور ترقی میں اقلیتوں کا کردار

- معاشرے کا وہ گروہ جو مذہبی یا سماجی لحاظ سے اکثریت سے تعداد میں کم ہو، اقلیت کہلاتا ہے۔
- قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے 11 اگست 1947ء کی تقریر میں اقلیتوں کو مکمل آزادی اور تحفظ کی ضمانت دی تھی۔
- پاکستانی اقلیتوں نے ہمیشہ محبِ وطن شہری کے طور پر ملک کی تعمیر و ترقی میں تاریخی خدمات انجام دی ہیں۔

1۔ قانون اور عدلیہ کا شعبہ (Judiciary)

پاکستانی عدالتی نظام کو مضبوط بنانے میں غیر مسلم ججوں کا کردار سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے:

جسٹس اے آر کارنیلیس:

سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس، جنہوں نے 1973ء کا آئین مرتب کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

جسٹس رانا بھگوان داس:

سابق قائم مقام چیف جسٹس اور چیئرمین فیڈرل پبلک سروس کمیشن رہے ہیں۔

2۔ دفاعِ وطن اور عسکری خدمات (Armed Forces)

اقلیتوں نے پاک فوج کے ذریعے وطن عزیز کے دفاع کے لیے لازوال قربانیاں دیں اور فوجی اعزازات حاصل کیے:

پاک فوج و بحریہ:

(i) ریئر ایڈمرل ایسلے (ii) میجر جنرل جولیٹن پیٹر

(iii) میجر جنرل نوئیل کھوکھر

سردار ہرچرن سنگھ: پاک فوج میں شامل ہونے والے پہلے سکھ افسر ہیں۔

3۔ سیاست اور عوامی قیادت (Politics)

❖ سیاسی محاذ اور قانون سازی میں اقلیتی رہنماؤں نے ہمیشہ ملک و قوم کی رہنمائی کی:

❖ اکشے کمار داس، کامنی کمار دتہ، اور شہباز بھٹی نے وفاقی سطح پر اہم خدمات انجام دیں۔

❖ سردار رمیش سنگھ اروڑا: پنجاب اسمبلی کے پہلے سکھ رکن (MPA) بن کر ملکی ترقی میں فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔

4۔ صحت اور طبی فلاح (Health)

طبی میدان میں انسانیت کی بے لوث خدمت کی چند بڑی مثالیں درج ذیل ہیں:

سسٹر روتھ لوئیس:

انہوں نے معذور بچوں کی دیکھ بھال کے لیے 50 سال خدمات انجام دیں۔

ڈاکٹر جے پال چھابڑیا:

انہوں نے شعبۂ بصارت (آنکھوں کے علاج) میں گراں قدر کام کیا۔

ڈاکٹر روتھ فاؤ:

انہوں نے پاکستان سے برص اور جذام (کوڑھ) کے خاتمے کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی۔

5۔ تعلیم اور سماجی فلاح (Civil Work&Education)

تعلیمی اور سماجی ڈھانچے کی تعمیر میں اقلیتوں کے کارنامے نمایاں ہیں:

تعلیمی ماہرین:

(i) نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام (ii) بشپ انتھنی لوبو

(iii) پروفیسر کنہیالال ناگپال نے علم کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔

رائے بہادر سر گنگا رام: لاہور کے مشہور سول انجینئر جنہوں نے اپنے خرچ پر:

(i) سر گنگا رام ہسپتال (ii) لاہور عجائب گھر (iii) جی پی او

(iv) ایچی سن کالج جیسی تاریخی عمارات قائم کیں۔

6۔ کھیلوں کا میدان (Sports)

❖ کھیلوں کے میدان میں اقلیتی کھلاڑیوں نے بین الاقوامی سطح پر پاکستان کا پرچم بلند کیا:

❖ بہرام ڈی آواری (کشتی رانی / Yachting میں گولڈ میڈلسٹ)۔

❖ کرکٹ اور دیگر کھیلوں میں دانش کنیریا، انتھنی ڈیسوزا، اور مائیکل مسیح نے ملک کا نام روشن کیا۔

حاصل کلام (Conclusion)

پاکستان کی تعمیر و ترقی میں اقلیتوں کا کردار کسی بھی طرح اکثریت سے کم نہیں ہے۔ تعلیم، صحت، دفاع اور قانون کے شعبوں میں ان کی خدمات اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ وہ وطنِ عزیز کا ایک انتہائی قیمتی اور محبِ وطن اثاثہ ہیں۔

سوال نمبر 2: علاقائی ثقافتیں کیسے قومی یکجہتی کا باعث بنتی ہیں، وضاحت کریں۔

❖ اتحاد سے مراد متحد ہونا یا ہم آہنگی کی حالت ہے،

❖ جبکہ قومی یکجہتی (National Integration) ایک متحد اور ہم آہنگ معاشرے کی تشکیل کے لیے ایک قوم کے اندر مختلف گروہوں کو اکٹھا کرنے کا عمل ہے۔

❖ جغرافیائی فرق کے باوجود پاکستان کی تمام علاقائی ثقافتیں آپس میں جڑی ہوئی ہیں، اور یہ ثقافتی تنوع ملک میں تفریق پیدا کرنے کے بجائے قومی یکجہتی اور اتحاد کا ایک بڑا سبب بنتا ہے۔

1۔ اسلامی اقدار کی مشترکہ اساس:

پاکستان کی علاقائی ثقافت پر اسلامی اقدار کے گہرے اثرات ہیں۔ تمام خطوں میں مساوات، بھائی چارہ، اخوت اور معاشرتی انصاف جیسی اقدار کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، جو تمام صوبوں کے عوام کو باہمی یکجہتی اور قومی اتحاد کی لڑی میں پروتی ہیں۔

2۔ مشترکہ تاریخی و ثقافتی ورثہ:

مسلمان حکمرانوں کے دور میں علم و ادب، موسیقی، مصوری، تعمیرات اور خطاطی میں ہونے والی ترقی ہمارا مشترکہ ثقافتی ورثہ اور عالمی پہچان ہے۔ پاکستان میں مختلف علاقائی زبانیں اور ثقافتیں (پنجابی، سندھی، پشتون، بلوچ، کشمیری) ہونے کے باوجود تمام شہریوں کے درمیان باہمی ہم آہنگی اور اتحاد کے گہرے جذبات موجود ہیں۔

3۔ صوفیائے کرام کا کلام اور پیغامِ محبت:

ہمارے مشترکہ ثقافتی ورثے کا اظہار علاقائی شاعری اور ادب میں یکساں طور پر ملتا ہے۔ تمام قومی اور صوبائی زبانوں کے شعراء کا کلام تصوف، انسانیت، صلح و انصاف، محبت اور باہمی تعاون کا درس دیتا ہے، جو ہمارے اتحاد کی بنیاد ہے۔

❖ پنجاب میں سلطان باہوؒ، بابا بلھے شاہؒ، وارث شاہؒ، اور میاں محمد بخشؒ کا کلام۔

❖ سندھ میں شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ اور سچل سرمستؒ کا صوفیانہ کلام۔

❖ خیبر پختونخوا میں رحمان بابا اور خوشحال خان خٹک کی شاعری۔

❖ بلوچستان میں گل خان نصیر اور کشمیر میں صوفی عبدالرشید اور شیخ نور الدین ولی کا پیغامِ اخوت۔

4۔ مقامی ذرائع ابلاغ (Media) اور تعلیمی نظام کا کردار:

ہمارے مقامی ذرائع ابلاغ (Media) اور تعلیمی نظام مشترکہ ثقافتی قدروں کو اجاگر کرنے کا بڑا ذریعہ ہیں۔ یہ دونوں شعبے ثقافتی مماثلتوں پر توجہ مرکوز کر کے نسلِ نو میں قومی یکجہتی، باہمی اتحاد اور ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں۔

سوال نمبر 3: پاکستانی معاشرے اور ثقافت کی اہم خصوصیات بیان کریں۔

تعارف: ثقافت کسی معاشرے کے مشترکہ عقائد، رہن سہن، رسم و رواج اور زبان کا نام ہے۔ پاکستانی ثقافت اسلامی اقدار کی امین ہے اور یہ پنجابی، سندھی، پشتون، بلوچی اور کشمیری ثقافتوں کا ایک خوبصورت گلدستہ ہے۔

1۔ اسلامی ثقافت کے رنگ

❖ پاکستان کی بنیاد اسلام پر ہے، اس لیے یہاں کے رہن سہن، لباس اور خوراک میں اسلامی تعلیمات کی جھلک واضح نظر آتی ہے۔

❖ یہ ثقافت رنگ و نسل کے فرق کو ختم کر کے بھائی چارے، اخوت اور مساوات کا درس دیتی ہے۔

2۔ مشترکہ خاندانی نظام (Joint Family System)

❖ پاکستان میں مشترکہ خاندانی نظام رائج ہے، جس میں مرد خاندان کا سربراہ اور کفالت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

❖ بزرگوں کو گھر میں نہایت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور ان کی خدمت اخلاقی و مذہبی فریضہ سمجھی جاتی ہے۔

3۔ رسوم و رواج اور سماجی روایات

❖ یہاں کے لوگ انتہائی ملنسار ہیں اور ایک دوسرے کی خوشی (ولادت، شادی) اور غم (مرگ، تعزیت) میں بھرپور شریک ہوتے ہیں۔

❖ معاشرے میں رہنے والی اقلیتوں کو بھی اپنے مذاہب کے مطابق شادی بیاہ اور دیگر رسومات ادا کرنے کی مکمل آزادی حاصل ہے۔

4۔ مذہبی تہوار اور میلے

❖ ملک میں عید الفطر، عید الاضحیٰ اور جشنِ میلاد النبیؐ پورے مذہبی جوش و جذبے سے منائے جاتے ہیں۔

❖ اقلیتیں کرسمس، دیوالی اور بیساکھی آزادی سے مناتی ہیں۔

بزرگانِ دین (جیسے داتا گنج بخشؒ، لعل شہباز قلندرؒ، اور بابا فریدؒ) کے سالانہ عرس اور میلے ہماری ثقافت کا لازمی حصہ ہیں۔

5۔ لباس، خوراک اور طرزِ تعمیر

لباس و خوراک:

(i) ہمارا قومی لباس شلوار قمیص ہے

(ii) واسکٹ، اجرک اور پگڑی بھی مقبول ہیں۔

(iii) گندم، چاول، گوشت اور دالیں یہاں کی بنیادی خوراک ہیں۔

طرزِ تعمیر و فن:

(i) بادشاہی مسجد اور شاہی قلعہ قدیم عظمت، جبکہ فیصل مسجد اور مزارِ قائد جدید فنِ تعمیر کی علامات ہیں

(ii) مصوری میں صادقین اور شعر و ادب میں علامہ اقبالؒ نمایاں ہیں۔

سوال نمبر 4: پاکستان میں تعلیم کی صورت حال بیان کریں۔

وفاق / صوبے	مجموعی	مرد	عورت
اسلام آباد	84٪	88٪	79٪
پنجاب	66٪	72٪	57٪
سندھ	57٪	64٪	37٪
خیبر پختونخوا	51٪	65٪	37٪
بلوچستان	42٪	51٪	33٪

تعارف: تعلیم ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔ 2023ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان میں مجموعی شرحِ خواندگی (Literacy Rate) قریباً 60.6 فیصد ہے۔

1۔ صوبوں کے لحاظ سے شرحِ خواندگی (مردم شماری 2023ء)

2۔ پاکستان کا تعلیمی ڈھانچہ (Structure)

پرائمری و ایلیمنٹری تعلیم: پہلی سے پانچویں جماعت تک پرائمری اور آٹھویں جماعت تک ایلیمنٹری تعلیم ہوتی ہے۔

ثانوی و اعلیٰ ثانوی تعلیم: نہم اور دہم (میٹرک) ثانوی جبکہ گیارھویں اور بارھویں (انٹرمیڈیٹ) اعلیٰ ثانوی مرحلہ ہے۔

یونیورسٹی تعلیم: انٹرمیڈیٹ کے بعد اعلیٰ تعلیم شروع ہوتی ہے جس میں بی ایس (BS)، ایم ایس (MS) اور پی ایچ ڈی (Ph.D) کی ڈگریاں شامل ہیں۔

3۔ تعلیمی مسائل اور چیلنجز

کم بجٹ: تعلیم کے لیے سرکاری بجٹ بہت کم ہے، جس سے اسکولوں میں اساتذہ، فرنیچر اور لیبارٹریز کی کمی ہے۔

امتحانی نظام: طلبہ کی اصل ذہنی صلاحیتوں کو پرکھنے کے لیے ایک شفاف اور جدید امتحانی نظام کا فقدان ہے۔

اسکول سے باہر بچے: بنیادی سہولیات اور ہم نصابی سرگرمیوں کی کمی کی وجہ سے بچوں کی بڑی تعداد اسکولوں سے باہر ہے۔

4۔ حل کے لیے تجاویز (Suggestions)

- تعلیمی بجٹ میں اضافہ کیا جائے۔
- اساتذہ کو جدید تدریسی تربیت دی جائے۔
- مدرسہ اسکولوں میں جدید علوم متعارف کرائے جائیں۔
- پرائمری و مڈل اسکولوں کو اگلے درجوں پر اپ گریڈ کیا جائے۔
- سیاحت کی اہمیت بیان کریں اور پاکستان کے قدرتی اور ثقافتی پرکشش مقامات کو اجاگر کریں۔
- تفریح، راحت اور خوشی کے حصول کے لیے اپنے گھر سے دور کسی دوسرے مقام پر وقت گزارنے کو سیاحت (Tourism) کہتے ہیں۔

سیاحت کی معاشی و معاشرتی اہمیت (Importance)

زرمبادلہ کا حصول : غیر ملکی سیاحوں کی آمد سے ملک کو قیمتی زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے جس سے ملکی معیشت مضبوط ہوتی ہے۔

مقامی کاروبار کا فروغ : سیاحت سے ہوٹلنگ، ٹرانسپورٹ، ہینڈی کرافٹس اور کھانے پینے کی صنعتوں کو براہِ راست فائدہ پہنچتا ہے۔

روزگار کے مواقع : سیاحتی مقامات پر گائیڈز، ڈرائیورز اور دکانداروں سمیت لاکھوں مقامی لوگوں کو روزگار ملتا ہے۔

ثقافتی تبادلہ : یہ شعبہ پاکستان اور دنیا کی دیگر اقوام کے مابین ثقافتی روابط، امن اور افہام و تفہیم کو فروغ دیتا ہے۔

پاکستان کے قدرتی پرکشش مقامات: (Natural Attractions)

وادیاں اور پہاڑ : پاکستان میں وادیِ ہنزہ، وادیِ سوات اور مری جیسے سرسبز مقامات اور دنیا کے بلند ترین پہاڑی سلسلے موجود ہیں۔

دیوسائی نیشنل پارک: گلگت بلتستان میں واقع دنیا کا بلند ترین خوبصورت میدان ہے جو سیاحوں کے لیے انتہائی پرکشش ہے۔

جھیلیں اور چشمے: شمالی علاقہ جات کی تازہ پانی کی جھیلیں (جیسے سیف الملوک) دنیا بھر سے سیاحوں کو کھینچتی ہیں۔

تاریخی اور ثقافتی پرکشش مقامات: (Cultural Attractions)

آثارِ قدیمہ : وادیِ سندھ کی قدیم تہذیب کے امین مقامات موہنجوداڑو اور ہڑپہ، اور بدھ مت کا مرکز ٹیکسلا پاکستان میں واقع ہیں۔

مغلائی فنِ تعمیر : لاہور کا شاہی قلعہ، بادشاہی مسجد اور شالامار باغ تاریخی سیاحت کے بڑے مراکز ہیں۔

مذہبی مقامات: تمام مذاہب کے مقدس مقامات (جیسے سکھ برادری کے لیے ننکانہ صاحب اور کرتارپور) یہاں موجود ہیں۔

- سیاحت کو فروغ دینے کے لیے حکومتی اقدامات:
- سیکیورٹی کے بہترین انتظامات کیے جا رہے ہیں۔
- سیاحوں کے لیے دوستانہ ویزا نظام (بشمول ویزا آن ارائیول) متعارف کرایا ہے۔
- پاکستان نے بہت سے ممالک کے شہریوں کو فاسٹ ٹریک ویزے کی پیشکش کرتے ہوئے۔

سیاحتی مقامات سے رابطے کو بہتر بنانے کے لیے پرانی سڑکوں کو اپ گریڈ اور نئی سڑکیں و موٹرویز تعمیر کی جا رہی ہیں۔

یونٹ 8: پاکستان میں خواتین کو بااختیار بنانا

سوال نمبر 1: قرآن و سنت کی روشنی میں اسلام میں خواتین کے حقوق بیان کریں۔

اسلام دینِ فطرت ہے جس نے جنس کی بنیاد پر تفریق کا خاتمہ کر کے عورت کو معاشرے میں اعلیٰ مقام عطا کیا۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں خواتین کے حقوق درج ذیل ہیں:

1۔ بحیثیتِ انسان برابری اور عمل کا اجر

- قرآنِ مجید کے مطابق اللہ تعالیٰ کے ہاں مرد اور عورت بحیثیتِ انسان برابر ہیں اور دونوں کو ان کے اعمال کا مساوی اجر ملے گا:
- سورۃ آل عمران: "بے شک میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع کرنے والا نہیں ہوں، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔"
- سورۃ النساء: "جو بھی نیک اعمال کرے گا، خواہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ مومن ہو، تو وہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔"

2۔ دورِ جاہلیت کے مظالم سے نجات

- اسلام سے قبل عرب معاشرے میں لڑکی کی پیدائش کو ذلت سمجھا جاتا تھا اور اسے زندہ درگور (دفن) کر دیا جاتا تھا۔
- اسلام نے اس جاہلانہ رسم کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ کیا اور لڑکی کو ذلت کے اندھیروں سے نکال کر گھر کی رحمت اور سکون بنایا۔

3۔ معاشی اور وراثت کے حقوق

وراثت میں حصہ: اسلام نے ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کی حیثیت سے عورت کا ترکے (وراثت) میں باقاعدہ حصہ مقرر کیا۔

مالی خود مختاری: سورۃ النساء میں ارشاد ہے: "مردوں کے لیے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کے لیے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا۔"

کفالت سے استثنیٰ: اگر عورت صاحبِ جائیداد یا برسرِ روزگار ہو، تب بھی اس پر گھر یا اولاد کی کفالت کی کوئی مالی ذمہ داری نہیں، یہ مکمل طور پر مرد کا فرض ہے۔

4۔ خاندانی، ازدواجی اور تعلیمی حقوق

- اسلام نے خواتین کو زندگی کے تمام شعبوں میں مساوی حقوق عطا کیے ہیں:

❖ سیاست، قیادت اور مشاورت میں بھی عورت کو شامل کیا گیا ہے۔

❖ عورت کو تعلیم و تربیت، عزت کا تحفظ اور رائے دہی (ووٹ) کا پورا حق حاصل ہے۔

❖ شادی کے وقت حق مہر کا حق، ناپسندیدہ شادی کی صورت میں خلع کا حق، اور علیحدگی کی صورت میں اولاد کو اپنے پاس رکھنے کا حق حاصل ہے۔

5۔ احادیثِ نبویؐ کی روشنی میں خواتین کا مقام

حضور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع اور متعدد احادیث میں عورتوں کے حقوق کی سختی سے تاکید فرمائی ہے:

عورتوں سے حسنِ سلوک:

آپ ﷺ نے فرمایا: "عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔"

بیٹیوں کی پرورش پر بشارت:

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے دو لڑکیوں کی کفالت (بہترین پرورش) کی، تو میں اور وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے جیسے میری یہ دو انگلیاں آپس میں قریب ہیں۔"

حاصلِ کلام (Conclusion):

اسلام نے عورت کو وہ حقوق اور عزت عطا کی جس کی مثال کسی دوسرے مذہب یا نظام میں نہیں ملتی۔ قرآن و سنت کی ان تعلیمات پر صحیح معنوں میں عمل کر کے ہی ہم ایک پرامن اور متوازن معاشرہ قائم کر سکتے ہیں۔

سوال نمبر2: تحریک پاکستان میں خواتین کے کردار پر بحث کریں۔

تحریک پاکستان میں خواتین کا کردار

تحریکِ پاکستان کی تاریخ مسلم خواتین کی لازوال قربانیوں، عزم و ہمت اور انتھک جدوجہد سے بھری پڑی ہے۔ برصغیر کی مسلم خواتین نے کٹھن حالات اور معاشرتی رکاوٹوں کے باوجود مردوں کے شانہ بشانہ آزادی کی تحریک میں حصہ لیا اور مسلمانوں کو آل انڈیا مسلم لیگ کے پرچم تلے منظم کیا۔

1۔ مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح

❖ قائد اعظم محمد علی جناحؒ کی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ جناح تحریکِ پاکستان کی جدوجہد میں بانیِ پاکستان کے قدم بہ قدم ساتھ رہیں۔

❖ انہوں نے برصغیر کی مسلم خواتین کو بیدار کرنے میں سب سے اہم کردار ادا کیا اور ہر فورم پر مسلم لیگ کا پیغام پہنچایا۔

2۔ بیگم سلمیٰ تصدق حسین اور فاطمہ صغریٰ

بیگم سلمیٰ تصدق حسین: انہوں نے مسلم خواتین کو مسلم لیگ کا رکن بنانے کی عظیم مہم چلائی اور مارچ 1940ء کے تاریخی اجلاس لاہور میں شرکت کرنے والی خواتین کی میزبانی کی۔

فاطمہ صغریٰ: انہوں نے صرف 14 برس کی عمر میں لاہور سول سیکرٹریٹ کی عمارت پر انگریز کا جھنڈا اتار کر مسلم لیگ کا پرچم لہرایا۔

3۔ بیگم شائستہ اکرام اللہ اور بیگم رعنا لیاقت علی خان

بیگم شائستہ اکرام اللہ: انہوں نے 'مسلم گرلز فیڈریشن' کی روحِ رواں کے طور پر کام کیا اور ہندوستان بھر کی طالبات کو سیاسی طور پر منظم کیا۔

بیگم رعنا لیاقت علی خان:

❖ تحریکِ پاکستان کی سرگرم رکن اور پہلے وزیرِ اعظم کی بیگم تھیں۔

❖ وہ سندھ کی پہلی خاتون گورنر بھی بنیں۔

❖ انہوں نے قیامِ پاکستان کے بعد مہاجرین کی بحالی کے لیے کام کیا۔

❖ 'آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن' (APWA) کی بنیاد رکھی۔

4۔ بیگم مولانا محمد علی جوہر اور بی اماں

❖ بیگم مولانا محمد علی جوہر نے اپنی ساس 'بی اماں' کے ہمراہ پہلے تحریکِ خلافت اور بعد میں تحریکِ پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔

❖ انہوں نے مسلم خواتین اور مردوں کے اندر آزادی کا سیاسی شعور بیدار کرنے کے لیے ملک گیر دورے کیے اور بڑے جلسوں سے خطاب کیا۔

5۔ بیگم جہاں آرا شاہنواز اور لیڈی نصرت ہارون

بیگم جہاں آرا شاہنواز: انہوں نے 1930ء کی دہائی میں لندن میں منعقد ہونے والی گول میز کانفرنسوں میں شرکت کر کے برصغیر کی مسلم خواتین کی شاندار نمائندگی کی۔

لیڈی نصرت ہارون: انہوں نے تحریک میں بھرپور حصہ لیا اور 1925ء میں کراچی میں 'اصلاح الخواتین' کے نام سے مسلمان خواتین کی پہلی انجمن قائم کی۔

حاصلِ کلام (Conclusion)

ان عظیم خواتین کی سیاسی بصیرت اور انتھک محنت کے بغیر پاکستان کا حصول ممکن نہ تھا۔ انہوں نے گھریلو چار دیواری سے نکل کر ثابت کیا کہ مسلم خواتین قومی تعمیر اور آزادی کی جدوجہد میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔

سوال نمبر3: پاکستان کی ترقی میں خواتین کے کردار کا تجزیہ کریں۔

2023ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی قریباً نصف آبادی خواتین پر مشتمل ہے۔ خواتین کسی بھی قوم کی تعمیر و ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ قیامِ پاکستان سے لے کر اب تک ملکی خواتین نے معاشی، سیاسی، عدالتی اور دفاعی میدانوں میں اپنی قابلیت کا لوہا منوایا ہے۔

1۔ سیاسی میدان اور اعلیٰ عہدے (Politics)

پاکستانی خواتین نے ملکی سیاست میں عالمی سطح پر نئی تاریخ رقم کی ہے:

❖ محترمہ فاطمہ جناح نے 1960ء کی دہائی میں قائدِ حزبِ اختلاف کے طور پر آمریت کا مقابلہ کیا۔

❖ بے نظیر بھٹو دو مرتبہ پاکستان کی وزیرِ اعظم منتخب ہوئیں اور وہ مسلم دنیا کی پہلی خاتون وزیرِ اعظم بننے کا اعزاز رکھتی ہیں۔

❖ مریم نواز شریف 2024ء میں پنجاب کی پہلی خاتون وزیرِ اعلیٰ بنی اور تعلیم، صحت و زراعت میں نئے منصوبے شروع کیے۔

❖ ڈاکٹر فہمیدہ مرزا پاکستان کی قومی اسمبلی کی پہلی خاتون اسپیکر (2008-13ء) بنیں۔

2۔ مسلح افواج اور دفاعِ وطن (Armed Forces)

افواجِ پاکستان میں خواتین کا کردار انتہائی قابلِ فخر ہے:

لیفٹیننٹ جنرل نگار جوہر خان:

(i) پاک فوج میں لیفٹیننٹ جنرل کے اعلیٰ ترین عہدے پر فائز ہونے والی پہلی خاتون بنی۔

(ii) انہیں ہلالِ امتیاز (ملٹری) سے نوازا گیا۔

پاک فضائیہ و بحریہ: پاکستان ایئر فورس میں خواتین بطور لڑاکا پائلٹ (Fighter Pilot) اور پاکستان نیوی میں بطور کمیشنڈ آفیسر وطن کا دفاع کر رہی ہیں۔

3۔ عدلیہ اور قانون کا شعبہ (Judiciary)

❖ جسٹس عالیہ نیلم نے 2024ء میں لاہور ہائی کورٹ کی پہلی خاتون چیف جسٹس بننے کا اعزاز حاصل کیا۔

❖ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس میں متعدد خواتین جج اور وکلاء قانونی نظام کو مضبوط بنا رہی ہیں۔

4۔ معیشت، بینکنگ اور سماجی فلاح (Socio-Economic Sector)

ملک کو معاشی اور سماجی طور پر مستحکم کرنے میں درج ذیل شخصیات نمایاں ہیں:

ڈاکٹر شمشاد اختر:

❖ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی پہلی خاتون گورنر رہیں۔

❖ انہوں نے وفاقی وزیرِ خزانہ کے طور پر بھی خدمات سرانجام دیں۔

محترمہ بلقیس ایدھی:

❖ آپ نے سماجی فلاح کے میدان میں اپنی پوری زندگی بے سہارا لوگوں کی خدمت میں صرف کی۔

❖ جنہیں حکومت نے تمغائے امتیاز سے نوازا۔

5۔ سائنس، ٹیکنالوجی اور کھیل و مہم جوئی:

جدید علوم اور کھیل کے میدان میں خواتین نے دنیا بھر میں پاکستان کا پرچم بلند کیا:

ارفع کریم:

❖ صرف 9 سال کی عمر میں دنیا کی سب سے کم عمر مائیکروسافٹ سرٹیفائیڈ پروفیشنل (MCP) بنیں۔

❖ آئی ٹی میں اس عظیم کارنامے پر حکومت نے انہیں صدارتی تمغۂ حسنِ کارکردگی دیا۔

ثمینہ بیگ:

❖ پاکستان کی پہلی خاتون مہم جو ہیں جنہوں نے ماؤنٹ ایورسٹ اور K-2 چوٹیاں سر کیں۔

❖ دنیا کے تمام ساتوں براعظموں کی بلند ترین چوٹیوں پر پاکستان کا پرچم لہرایا۔

حاصلِ کلام (Conclusion)

پاکستان کی ترقی کا پہیہ خواتین کی شرکت کے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا۔ سیاست سے لے کر دفاع تک، ہر شعبے میں خواتین کی یہ شاندار کارکردگی ثابت کرتی ہے کہ وہ ملک کا ایک انتہائی باصلاحیت اور مضبوط اثاثہ ہیں۔

سوال نمبر 4: آئینی دفعات کے حوالے سے خواتین پر تشدد کے معاشرے پر اثرات بیان کریں۔

عالمی ادارہ صحت (WHO) کے مطابق:

جسمانی قوت یا جبر کا ایسا جان بوجھ کر استعمال جس سے کسی کو زخم، موت، نفسیاتی تکلیف یا حقوق سے محرومی کا سامنا کرنا پڑے، تشدد کہلاتا ہے۔

1۔ آئینی دفعات اور خواتین کا تحفظ (Constitutional Protection)

پاکستان کا موجودہ آئین خواتین کے حقوق اور تحفظ کی مکمل ضمانت دیتا ہے:

❖ آرٹیکل 25: آئینِ پاکستان کا یہ آرٹیکل تمام شہریوں کی برابری کی ضمانت دیتا ہے اور مرد و عورت کو مساوی حقوق فراہم کرتا ہے۔

❖ بنیادی حقوق: اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے منشور (1948ء) کی طرح، آئین ہر خاتون کو آزادانہ زندگی گزارنے کا بنیادی حق دیتا ہے۔

❖ سخت قوانین: ملکی قوانین کے تحت خواتین کے خلاف ہر قسم کے تشدد، گھریلو بدسلوکی اور ہراساں کرنے پر سخت سزائیں مقرر ہیں۔

2۔ معاشرے پر تشدد کے ناخوشگوار اثرات (Negative Impacts)

قوانین کے باوجود معاشرے میں خواتین پر ہونے والے تشدد (جیسے تیزاب پھینکنا، ہراساں کرنا، جہیز کے لیے دباؤ) کے درج ذیل سنگین اثرات مرتب ہوتے ہیں:

❖ **معاشرتی بے چینی اور بدامنی:** تشدد کے واقعات سے پورے معاشرے اور خاندانوں میں خوف، بے چینی اور بدامنی کی فضا پیدا ہوتی ہے۔

❖ **عدم مساوات (Inequality):** خواتین پر تشدد سے ان کے بنیادی آئینی حقوق غصب ہو جاتے ہیں، جس سے معاشرے میں صنفی ناانصافی بڑھتی ہے۔

❖ **عدمِ تحفظ کا احساس (Insecurity):** خوف کے باعث خواتین کی تعلیم اور ملازمت سے دوری ملکی افرادی قوت (Workforce) کو بری طرح متاثر کرتی ہے۔

3۔ خواتین پر تشدد کی بنیادی وجوہات (Causes)

معاشرے میں اس رویے کے پھیلنے اور برقرار رہنے کی بڑی وجوہات درج ذیل ہیں:

- **معاشرتی قبولیت:** معاشرے نے بالعموم گھریلو ناچاقی اور خواتین پر دباؤ کو ایک عام بات سمجھ کر قبول کر لیا ہے۔
- **کمزور نظامِ سزا:** مجرموں کو بروقت اور سخت سزائیں نہ ملنے کی وجہ سے ایسے جرائم کو شہ ملتی ہے۔
- **شعور کی کمی:** خود خواتین کی بڑی تعداد اسلام میں دیے گئے اپنے حقیقی حقوق اور ملکی آئین کے فراہم کردہ تحفظات سے ناواقف ہے۔

حاصلِ کلام (Conclusion)

- "اگرچہ آئین خواتین کو تحفظ دیتا ہے، لیکن معاشرتی وجوہات کو دور کیے بغیر تشدد کا خاتمہ ممکن نہیں۔
- اس کے لیے قوانین پر سختی سے عمل درآمد اور خواتین میں شعور بیدار کرنا ناگزیر ہے۔"

سوال نمبر 5: پاکستان میں خواتین پر تشدد کے خاتمے کے لیے حکومتی اقدامات پر روشنی ڈالیں۔

پاکستان میں خواتین پر تشدد کے خاتمے اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے قرآن و سنت کی روشنی میں کئی اہم قوانین اور انتظامی اقدامات کیے گئے ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ پنجاب میں کم عمری کی شادی پر پابندی کا ایکٹ 2015ء

- اس قانون کے تحت شادی کی قانونی عمر لڑکیوں کے لیے 16 سال اور لڑکوں کے لیے 18 سال مقرر کی گئی ہے۔
- کم عمری کی شادی کروانے والے والدین، نکاح رجسٹرار یا سہولت کاروں کے لیے قید اور بھاری جرمانے کی سخت سزائیں طے ہیں۔

2۔ حکومتِ پنجاب کا تحفظِ نسواں ایکٹ 2016ء

یہ تاریخی قانون خواتین کو گھریلو بدسلوکی، نفسیاتی و معاشی تشدد، پیچھا کرنے (Stalking) اور سائبر کرائمز کے خلاف فوری قانونی تحفظ فراہم کرتا ہے۔

3۔ انسدادِ تشدد مراکز برائے خواتین (VAWCs) کا قیام

- ضلعی سطح پر قائم ان مراکز کا تمام عملہ خواتین پر مشتمل ہوتا ہے۔
- یہاں متاثرہ خواتین کو ایک ہی چھت کے نیچے پولیس تک رسائی، طبی و قانونی امداد، نفسیاتی کونسلنگ اور عارضی پناہ گاہیں (Shelter Homes) فراہم کی جاتی ہیں۔

4۔ ضلعی تحفظِ خواتین کمیٹیاں (DWPC)

خواتین کے تحفظ کی نگرانی کے لیے اضلاع میں باقاعدہ کمیٹیاں اور 'ضلعی تحفظِ خواتین آفیسرز' (DWPO) تعینات ہیں، جو تشدد کی صورت میں فوری مداخلت اور دادرسی کرتے ہیں۔

5۔ ٹال فری ہیلپ لائنز اور ڈیجیٹل نظام

ہیلپ لائن (1043): متاثرہ خواتین اس ٹال فری نمبر پر کال کر کے تشدد کے خلاف فوری شکایت درج کروا سکتی ہیں۔

پولیس ہنگامی رابطہ (8787): کسی بھی ہنگامی صورتحال میں فوری مدد کے لیے پولیس کا 8787 ایس ایم ایس (SMS) نظام بھی پوری طرح فعال ہے۔